عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۲ | ۷ تا ۱۳ رمضان ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جولائی ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۲۷

رفیقۂ رسول

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

روزہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی

مرزا صاحب کی پیش گوئیاں

گستاخانِ رسالت کا عبرتناک انجام

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

طلاق وعدت وفات میں زیب وزینت کرنا

سیّد شاہ حسین، کراچی

س:...... جس طرح عدت وفات میں عورت خوشبو، میک اپ، نئے کپڑے اور زیب و زینت نہیں کرسکتی، تو کیا طلاق کی عدت میں بھی اسی طرح کرنا ہوتا ہے؟

ج:...... طلاق رجوع جس میں شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے، مطلقہ عورت کے لئے زینت اختیار کرنا مستحب ہے تا کہ شوہر مائل ہوجائے اور رجوع کرلے۔ طلاق رجوع کے علاوہ دیگر طلاقوں میں مطلقہ کو بناؤ سنگھار کرنے کی اجازت نہیں اور عدت وفات میں بھی یہی حکم ہے۔

خرافاتِ پتنگ بازی کا حکم

حفظ الرحمٰن، کراچی

س:...... پتنگ بازی کا کیا حکم ہے؟ اور پتنگ بازی میں کیا خرافات ہیں؟

ج:...... پتنگ بازی کے مشغلہ میں نہ تو کوئی دینی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی دنیاوی بلکہ اس کے اندر فضول خرچی، وقت کا ضیاع، نمازوں میں کوتاہی اور اس قسم کی خرابیاں نظر آتی ہیں، لہٰذا اس لایعنی اور بے مقصد مشغلہ سے مکمل اجتناب ضروری ہے۔

بیٹے کے ترکہ میں والدین کا حصہ

رخسانہ، نارتھ کراچی

س:...... میرے ۳۲ سال کے بیٹے محمد علی کو بھتہ خوروں نے بے رحمی، بے دردی سے قتل کردیا۔ اس کی بیوہ، تین چھوٹے معصوم بچے اور بوڑھے کمزور والدین ہیں۔ میرے بیٹے کی کچھ رقم بینک میں ہے، کچھ سونے کے زیورات ہیں، کچھ نقد رقم گھر میں ہے، ذاتی مکان ہے کہ جو خالی پڑا ہے، بیوہ اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہے، بیوہ کو کوئی صاحب ہر ماہ آٹھ ہزار روپے نقد دیا کرتے ہیں، بیٹا ہم سے الگ کرائے کے مکان میں رہتا ہے، کیا والدین بھی ورثاء میں سے ہیں اور کیا والدین کا بھی ان تمام مال، چیزوں میں حق ہے؟

ج:...... مرحوم نے بوقت انتقال جو کچھ سونا، چاندی، نقد رقم، مکان، جائیداد وغیرہ کو چھوڑا ہے وہ سب کچھ مرحوم کا ترکہ ہے۔ مرحوم کے ترکہ سے سب سے پہلے اس کے تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالنے کے بعد اگر مرحوم پر کسی کا قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے۔ اگر مرحوم نے اپنی زندگی میں بیوی کا حق مہر ادا نہ کیا ہو اور نہ ہی بیوی نے معاف کیا ہو اپنی رضا اور خوشی سے تو وہ بھی قرضہ ہے، وہ بھی مرحوم کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے لئے کوئی وصیت کی ہو تو ایک تہائی مال تک وہ نافذ کی جائے گی۔ اس کے بعد مرحوم کا کل ترکہ مساوی طور پر ۷۲ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا، جن میں سے بیوہ کو ۹ حصے، مرحوم کے والد کو ۱۲ حصے، والدہ کو ۱۲ حصے جبکہ ہر بیٹے کو ۱۳،۱۳ حصے ملیں گے۔

واضح رہے کہ مرحوم کے والدین دیگر شرعی ورثاء کی طرح شرعی وارث ہیں اور مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ان کو حصہ ملے گا۔ واللہ اعلم۔

ترکہ کی تقسیم

طاہرہ یاسمین، کراچی

س:...... میرے والد مشتاق حسین (مرحوم) نے بینک میں مبلغ تیرہ لاکھ اسی ہزار تین سو پانچ روپے ترکہ میں چھوڑے ہیں، ورثا میں مرحوم کا ایک بھائی، ایک بیوہ، ایک بیٹی حصہ دار ہیں۔ اسلامی، شرعی قانون کے مطابق ان تینوں میں یہ رقم تقسیم کرکے حصے بتادیں تاکہ تمام ورثا کو ان کا حق شریعت کے مطابق مل سکے۔

ج:...... بصورت مسئولہ مرحوم کا کل ترکہ مساوی طور پر آٹھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے مرحوم کی بیوہ کو ایک حصہ بیٹی کو چار حصے جبکہ زندہ بھائی کو تین حصے ملیں گے۔ واللہ اعلم۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

جلد:۳۲ — ۱۳تا۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر جولائی ۲۰۱۳ء — شمارہ:۲۷

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

روزہ... اللہ تعالیٰ کی محبت کا نشان!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
روزہ: غیر مسلموں کی نظر میں!	۹	انور یوسف
رفیقہ رسولؐ... حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۱	محمد سلیم اعجاز
فضائل و مسائل تراویح (۲)	۱۳	مفتی محمد سلمان یاسین
مرزا قادیانی اور نبوت (۳)	۱۷	قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ
مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں	۱۹	مولانا لال حسین اخترؒ
گستاخان رسالت کا عبرتناک انجام	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
قذافی ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت پروگرام	۲۵	محمد عبدالوہاب پشاوری
نفس و شیطان کا دھوکا	۲۷	چوہدری افضل حقؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

جنت کے مناظر

جنت کے درجات

سوم:... جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے، اور یہ ان حضرات کے لئے ہے جنھوں نے راہِ خدا میں جاں بازی و جاں نثاری کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہو۔ چنانچہ بعض احادیث میں شہید فی سبیل اللہ کے لئے جنت الفردوس کی بشارت آئی ہے، اسی طرح انبیاء اور صدیقین اور شہداء و صالحین علیٰ حسب مراتب جنت الفردوس میں ہوں گے۔ چونکہ جنت کا اِنعام بدوں اِستحقاق کے محض مالک کی عنایت ہے، گو اپنے اعمال جنت الفردوس کے لائق نہ ہوں، مگر مالک کے کرم سے اُمید کرتے ہوئے جنت الفردوس ہی مانگنی چاہئے، اس لئے فرمایا کہ: جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس ہی مانگو۔ یہ رُوسیاہ بھی آنحضرت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے دُعا کرتا ہے: یااللہ! ہم آپ کی رحمت اور آپ کے لطف و کرم کے صدقے آپ سے جنت الفردوس کی درخواست کرتے ہیں، یا اللہ! ہماری دُعا قبول فرماکر اپنے مقبول بندوں سے ہمیں ملحق فرما، آمین یا رَبّ العالمین!

چہارم:... جنت الفردوس کے بارے میں فرمایا کہ: اس سے اُوپر عرشِ رحمٰن ہے، یعنی جس طرح زمین کی چھت آسمان ہے، اسی طرح جنت الفردوس کی چھت عرشِ رحمٰن ہے، اور یہ حضرات عرشِ رحمت کے زیرِ سایہ ہیں۔ اس میں حق تعالیٰ شانہٗ کی خاص رحمت و عنایت اور ان حضرات کے قرب و اِختصاص کی طرف اشارہ ہے۔

پنجم:... جنت کی نہروں کے بارے میں فرمایا کہ: وہ جنت الفردوس سے نکلتی ہیں اور ان کا منبع و سرچشمہ جنت الفردوس ہے، اس کی پوری حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے، اور ان شاء اللہ وہاں پہنچ کر منکشف ہوجائے گی، بہرحال اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نعمائے جنت کا مرکز جنت الفردوس ہے، وَاللهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ!

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے، اور جنت الفردوس سب سے بلند درجے کی ہے، اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں، اور اس سے اُوپر عرش ہوگا، پس جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷۶)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں سو درجے ہیں، اور اگر سارے جہان کے لوگ ان کے کسی ایک درجے میں جمع ہوجائیں تو ان کو کافی ہوگا۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷۶)

سنن نسائی (ج:۲ ص:۵۶) "درجۃ المجاہد فی سبیل اللہ" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

وسلم نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا: ابوسعید! جو شخص اللہ تعالیٰ کو رَبّ مان کر، اسلام کو دِین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد سن کر حیرت آمیز مسرت ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بات ایک بار پھر اِرشاد فرمائیے! چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد پھر دُہرایا، اور پھر فرمایا: ایک چیز اور بھی ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سو درجے بلند کردیتے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ! جہاد فی سبیل اللہ!

اس حدیث کے آخر میں جو ارشاد فرمایا کہ: "اگر سارے جہان کے لوگ ایک ہی جنت میں جمع ہوجائیں تو وہ سب کو کافی ہوجائے" اس میں جنت کی وسعت و کشائش کی طرف اشارہ ہے، جنت کی وسعت کا مشاہدہ بھی جنت میں جانے کے بعد ہی ہوگا، اور وہاں معلوم ہوگا کہ ہمارا یہ کرۂ ارض جنت کے مقابلے میں بیضۂ مور (چیونٹی کے انڈے) کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆☆......☆☆

جنت میں گھر بنائیے!

اہل خیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں بھرپور حصہ لیجئے!

زیر تعمیر

جامع مسجد خاتم النبیین

اور

مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ

رابطہ کیلئے: مفتی حفیظ الرحمٰن

سوئی گیس کھنڈو روڈ، ٹنڈو آدم

موبائل: 0300-3007265

اداریہ

محمد اعجاز مصطفی

روزہ... اللہ تعالیٰ کی محبت کا نشان!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنا کر اشرف المخلوقات کا لقب دیا، سوچنے اور سمجھنے کے لئے اسے عقل وشعور کی نعمت سے نوازا۔ دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور لذت وتکلیف محسوس کرنے کے لئے حواسِ خمسہ جیسے اعضاء سے مزین کیا۔ راہِ حق دکھانے اور بتانے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا عظیم الشان سلسلہ جاری فرمایا، انہیں آیات بینات اور معجزات سے مالا مال کیا۔ انبیاء ورسل نے اولادِ آدم کو ان کے خالق ومالک کی بندگی اور اطاعت کی طرف بلایا، جن بندگانِ الٰہی نے ان داعیانِ الی اللہ کی دعوت پر لبیک کہی اور اسے قبول کیا، خالق کائنات نے انہیں سعادت مندی اور نجاتِ ابدی کا پروانہ عطا کیا اور جن افراد نے ان کی دعوت سے سرتابی کی اور طغیان وعصیان کا مظاہرہ کیا، رب ذوالجلال نے انہیں راندۂ درگاہ اور عتاب وعقاب کا نمونہ بنادیا۔

سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مبعوث فرمایا، قرآن کریم جیسی لاریب اور عظیم کتاب کو آپ پر نازل فرمایا، آپ کی شریعت کو آخری شریعت بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کی دعوت دی، جن لوگوں نے کلمۂ توحید اور آپ کی رسالت کو قبول کیا، انہیں نماز کی دعوت دی گئی، اس کے بعد زکوٰۃ، حج اور رمضان کے روزہ کی فرضیت نازل ہوئی اور ان پانچوں چیزوں کو اسلام کی بنیاد اور اساس قرار دیا گیا، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”بنی الإسلام علیٰ خمس شهادة أن لا إله إلا اللّٰه وأن محمداً عبده ورسوله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة والحج وصوم رمضان.“ (متفق علیہ، مشکوٰۃ:۱۲)

ترجمہ: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

مختصر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس امت کو رمضان جیسا ماہِ عظیم، ماہِ مبارک، ماہِ صبر اور ماہِ مواساۃ عطا فرمایا، جس میں تھوڑی سی بدنی مشقت یعنی سحری سے لے کر غروبِ آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے، پینے اور جنسی خواہشات سے اپنے آپ کو روک لینے پر اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سے انعامات، برکات، ہدایا اور عطایا سے نوازا ہے، مثلاً: رزق کی زیادتی، گناہوں سے مغفرت، جہنم سے آزادی، جنت کا حصول، روزے دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک وعنبر سے زیادہ پسندیدہ ہونا، سارا دن مچھلیوں کا ان کے لئے استغفار کرنا، جنت کا ان کے لئے سجایا جانا، سرکش شیاطین کا قید کیا جانا، رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کیا جانا، اللہ تبارک وتعالیٰ کا روزے دار کی طرف متوجہ ہونا اور اپنی رحمت خاصہ کا نزول فرمانا، اللہ تعالیٰ کا خطاؤں کو معاف فرمانا، روزے داروں کی دعاؤں کا قبول ہونا، اللہ تعالیٰ کا اپنے روزے دار بندوں کی وجہ سے ملائکہ پر فخر فرمانا، روزے کا گناہوں اور جہنم سے ڈھال بننا، رمضان میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب عام دنوں کے اعتبار سے ستر فرائض کے برابر

ہونا، اسی طرح عام عبادات میں ایک عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو تک اور خاص طور پر شب قدر کی عبادت کا ثواب ہزار مہینوں سے افضل اور زائد ملنا۔ لیکن روزے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور دوسری روایت میں ہے کہ میں خود روزے کی جزا ہوں، یعنی میں روزے دار کا بن جاتا ہوں، اب وہ جو چاہے گا میں اس کو عطا کروں گا۔ ایک حدیث میں ہے:

"وروی عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: إذا کان أول لیلۃ من رمضان فتحت أبواب السماء، فلا یغلق منھا باب حتیٰ یکون آخر لیلۃ من رمضان، ولیس عبد مؤمن یصلی فی لیلۃ فیھا إلا کتب اللّٰہ لہ ألفاً وخمس مائۃ حسنۃ بکل سجدۃٍ وبنیٰ لہ بیتاً فی الجنۃ من یاقوتۃٍ حمراءَ لھا ستون ألف باب لکل باب منھا قصر من ذھب موشح بیاقوتۃ حمراء، فإذا صام أول یوم من رمضان غفرلہ ماتقدم من ذنبہ إلیٰ مثل ذلک الیوم من شھر رمضان، واستغفر لہ کل یوم سبعون ألف ملک من صلاۃ الغداۃ إلیٰ أن تواریٰ بالحجاب، وکان لہ بکل سجدۃٍ یسجدھا فی شھر رمضان بلیل أو نھارٍ شجرۃٌ یسیر الراکب فی ظلھا خمس مائۃ عام."

(الترغیب والترھیب، ج:۲، ص:۹۲،۹۳، ط: دار احیاء التراث العربی)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر ان میں سے کوئی دروازہ آخر رمضان تک بند نہیں کیا جاتا، اور جو مومن بندہ اس (رمضان) کی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدہ کے بدلہ میں پندرہ سو نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں سُرخ یاقوت کا ایک گھر بناتے ہیں، جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں، ان میں سے ہر دروازے کا (کے اندر) ایک سونے کا محل ہے جو سرخ یاقوت سے مزین کیا گیا ہے، پھر (مومن بندہ) جب رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اُس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور ہر دن فجر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور رمضان میں خواہ دن ہو یا رات وہ جو بھی سجدہ کرتا ہے، اس کے بدلہ میں اس کے لئے (جنت میں) ایک ایسا درخت لگ جاتا ہے جس کے سائے کے نیچے ایک گھڑسوار پانچ سو سال تک دوڑ سکتا ہے۔"

اسی طرح روزے دار کو دو خوشیوں کا ملنا: ایک افطار کے وقت کی خوشی کہ اللہ تعالیٰ نے روزے جیسی عظیم عبادت کی توفیق عطا فرمائی اور ایک خوشی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت ہوگی، ان شاء اللہ!

اسی طرح روزہ داروں کے لئے جنت کے باب ریان کا مخصوص ہونا، جنت میں شراب طہور کا ملنا، جس کے پینے کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی، روزہ رکھنے سے صحت کا ملنا، روزہ کا روزے دار کے لئے قیامت کے دن سفارش کرنا، خیر کے کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے منادی کی طرف سے مزید اعمال خیر کی ترغیب دینا، رمضان کی پہلی رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے بندوں پر نظر رحمت کرنا اور جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوگئی، اس کو کبھی عذاب کا نہ ملنا، ہر دن دس لاکھ لوگوں کا جہنم سے آزاد ہونا اور ایک روایت میں ساٹھ ہزار کا آزاد ہونا اور رمضان کی آخری رات میں پورے مہینے کے برابر آزاد شدہ لوگوں کی تعداد کے برابر لوگوں کا جہنم سے آزاد کیا جانا، رب العالمین کا فرشتوں سے ان کے اجر کے بارہ میں دریافت کرنا اور فرشتوں کو ان روزہ داروں کی بخشش پر گواہ بنانا، آسمان کے دروازوں کا کھلنا، رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کے منادی کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ ندا دینا کہ "ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کروں؟ ہے کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی دعا کرنے والا

کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟‘‘ شب قدر میں فرشتوں کا عبادت میں مصروف لوگوں سے مصافحہ کرنا، ان کی دعاؤں پر فرشتوں کا آمین کہنا، ہر رات دن میں روزہ دار کی ایک دعا کا قبول ہونا۔ یہ تمام وہ انعامات ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ روزہ رکھنے والوں کو روزہ کی بنا پر عطا فرماتے ہیں۔

روزہ رکھنے کی بنا پر اتنے انعامات ملنے کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل ایمان کو روزہ کی فرضیت کے بارہ میں بڑے محبانہ، شفیقانہ اور حکیمانہ انداز میں فرمایا:

’’یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔‘‘ (البقرۃ:۱۸۳)

ترجمہ:’’اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔‘‘

یعنی یہ روزہ صرف تم پر فرض نہیں ہوا، بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیا گیا اور یہ روزہ اس لئے فرض کیا گیا، تا کہ تم متقی بن جاؤ اور یہ چند دنوں کی بات ہے، لیکن اس میں بھی مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ بعد میں اس کی قضا کر سکتے ہیں اور جو لوگ روزہ کی طاقت نہیں رکھتے، بڑھاپے وغیرہ کی بنا پر وہ فدیہ دے دیا کریں۔ یہ کتنا شفقت، محبت اور پیار بھرا انداز اور خطاب ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے لئے اختیار فرما رہے ہیں۔ روزے کے روحانی وجسمانی فوائد اور اس کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ رقم طراز ہیں:

’’روزہ رکھنے میں بہت سی حکمتیں اور فوائد ہیں، جن سے روزہ کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے، ایک حکمت یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی اور مسکینی اور خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال اور اس کی قدرت کاملہ پر نظر پڑتی ہے اور اس سے بندگی اور فرمانبرداری کی صفت پیدا ہوتی ہے، روزہ کی برکت سے چشم بصیرت کھلتی ہے اور دین کی سمجھ میں ترقی ہوتی ہے، روزہ کی حالت میں فرشتوں کی صفاتِ ملکیہ سے متصف ہوتا ہے اور اس کی برکت سے انسان کو ملائکہ الٰہی کے ساتھ قرب حاصل ہوتا ہے، روزہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا موقع ملتا ہے، درندگی اور چوپایوں والی صفت سے دوری حاصل ہوتی اور انسانی ہمدردی کا جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے، کیونکہ جب تک کسی شخص نے بھوک اور پیاس کی تکلیف کو محسوس ہی نہ کیا ہو، وہ بھوکوں اور پیاسوں کے حال سے کس طرح واقف ہو سکتا ہے؟........ جو شخص بھوک اور پیاس کی مشقت سے واقف نہ ہو، وہ رزاق مطلق کی نعمتوں کا شکر حقیقی طور پر ادا نہیں کر سکتا، اگرچہ زبان سے شکر کے الفاظ ادا کرتا رہے، جب تک کسی کے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اور اس کے رگ وریشہ میں ضعف وناتوانی کا احساس نہ ہو، اس کو اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی قدر نہیں ہوتی، جو اس کی بھوک اور پیاس کو دور کرتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہیں، اسی لئے وہ ان خداوندی نعمتوں کا کما حقہ شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ روزہ انسان کے لئے ایک روحانی غذا ہے، جو دوسرے جہاں یعنی آخرت میں انسان کو ایک غذا کا کام دے گا۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں روزے نہیں رکھے، وہ اس جہان میں بھوکے پیاسے ہوں گے اور ان پر آخرت میں روحانی افلاس ظاہر ہوگا، کیونکہ انہوں نے اپنے ساتھ اپنا زادِ راہ نہیں لیا۔ روزہ کی اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ بلغمی امراض اور رطوباتِ فضلیہ کو جسم سے زائل کر دیتا ہے۔ روزہ میں صبر اور برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے، ریگستان یا بیابانی سفر میں اگر اتفاق سے غذا یا پانی میسر نہ آئے تو روزہ کا عادی شخص اس فاقہ کو برداشت کر سکتا ہے، بخلاف زیادہ کھانے والے شخص کے جو فاقہ کو زیادہ دیر تک برداشت نہ کر کے تھوڑے عرصہ میں موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے۔........ ان سب مصلحتوں اور حکمتوں کے باوجود روزہ کی ایک بہت بڑی اہمیت اور ایک خاص حکمت یہ ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک بہت بڑا نشان ہے، جس طرح کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات بھی اس کو بھول جاتے ہیں، اسی طرح روزہ دار بھی

اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہوکر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی اور کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔“ (مقالات زرّاریہ ص:۱۴۰،۱۴۱)

مسلمانوں کو چاہئے کہ ان ایام کی قدر کریں، اخلاص اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے روزہ رکھیں، روزہ کو جھوٹی باتوں، تمام گناہوں اور ریاکاری سے محفوظ رکھیں، ورنہ روزے کے ثواب سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: کتنے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ جنہیں سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا اور کتنے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ سوائے مشقت کے انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”من صام رمضان وعرف حدوده وتحفظ مما ينبغي له أن يتحفظ كَفَّرَ ماقبله. رواه ابن حبان في صحيحه والبيهقي.“ (الترغیب والترہیب ج:۲، ص:۵۵، ط: دار احیاء التراث العربی)

”یعنی جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور روزوں کا ہر اعتبار سے تحفظ کیا، اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے روزہ کو گزشتہ گناہوں کے لئے کفارہ بنا دیں گے۔“

مسلمان خواہ مرد ہوں یا عورتیں بغیر عذر شرعی کے کسی روزہ کی قضا نہ کریں، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه.“ (مشکوٰۃ ص:۱۷۷)

”یعنی جس نے رمضان کا ایک روزہ بغیر کسی رخصت اور بیماری کے چھوڑ دیا، ساری زندگی وہ روزے رکھتا رہے، اس ایک روزہ کا ثواب اسے نہیں مل سکتا۔“

روزہ خواہ فرض ہو یا نفل، اس میں کوئی ایسی خاص بات تو ضرور ہے نا! کہ جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس کی تاکید فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کے مثل اور اس کے برابر کوئی عبادت نہیں، جیسا کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جس کی بنا پر مجھے جنت کا داخلہ مل جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزوں کو لازم پکڑو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہوسکتا۔ صحابی فرماتے ہیں: میں نے دوبارہ، سہ بارہ یہی سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ: روزوں کو لازم پکڑو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہوسکتا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس پر ایسا عمل کرکے دکھایا کہ رمضان کے فرض روزوں کی بجاآوری تو کرتے ہی تھے، لیکن نفلی روزوں کا بھی ساری زندگی ایسا اہتمام کیا کہ کہا جاتا ہے ان کے گھر سے دن کو کبھی بھی دھواں اُٹھتا ہوا نظر نہیں آیا، سوائے ان دنوں کے جب کہ کوئی مہمان ان کے گھر میں آجاتا۔

اسی لئے فرمایا گیا کہ رمضان المبارک کی برکتوں اور رحمتوں سے جو محروم رہا، وہ تمام خوبیوں اور بھلائیوں سے محروم رہا۔

رمضان المبارک کو قرآن کریم کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرے، دعاؤں کا اہتمام کیا جائے، صدقہ وخیرات کی کثرت کی جائے، اپنے ملازم اور نوکروں سے کام میں تخفیف کی جائے۔ لا إلٰہ إلا اللّٰہ کا ورد رکھا جائے، استغفار کا معمول بنایا جائے، جنت کی طلب ہو اور جہنم سے آزادی کی دعائیں کی جائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں رمضان المبارک جیسے سعید لمحات واوقات عبادت میں گزارنے اور اس کے تمام انعامات، برکات اور فضائل حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه أجمعین

روزہ غیر مسلموں کی نظر میں!

انور یوسف

اسلام نے روزہ کو مومن کے لئے شفا قرار دیا ہے۔اس ضمن میں سائنس کس تجربے تک پہنچی ہے؟ اس کے لئے دو واقعات ملاحظہ فرمائیے:

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی نے اپنا واقعہ لکھا ہے۔فرماتے ہیں، مجھے ایک امریکی شخص ملا، کہنے لگا: میں بھی مسلمانوں کی طرح روزہ رکھتا ہوں، میں نے کہا: آپ تو غیر مسلم ہیں، پھر یہ روزے کا تکلف کیسا؟ کہنے لگا: سائنسی تحقیق سے ثابت ہوا ہے سال میں کچھ وقت انسان کو ایسا گزارنا چاہئے کہ وہ ''ڈائٹنگ'' کرکے اپنے نظام ہضم کو کچھ عرصہ فارغ رکھے، اس سے انسان کے اندر موجود رطوبتیں جو وقت کے ساتھ ساتھ زہر میں تبدیل ہوجاتی ہیں، روزے کے ذریعے ختم ہوجاتی ہیں۔ان خطرناک رطوبتوں کے ختم ہونے سے بہت سے پیچیدہ امراض کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔یوں نظام ہضم پہلے سے زیادہ مضبوط ہوجاتا ہے۔غیر مسلم نے مزید کہا: چنانچہ میں نے اور میری بیوی نے فیصلہ کیا کہ ہر مہینے میں کچھ دن روزہ رکھ کر ''ڈائٹنگ'' کیا کریں گے۔پیر صاحب فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا: جس طرح سالانہ مسلمانوں کی ایک عبادت روزے رکھنا ہے، اسی طرح ماہانہ ایام ''بیض'' کے تین روزے بھی سنت نبوی سے ثابت ہیں۔بالخصوص وہ لوگ جو غیر شادی شدہ ہوں، ان روزوں سے ان کے اندر ایک ڈسپلن صبر اور ضبط نفس پیدا ہوتا ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے معروف پروفیسر مور پالڈ نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا۔جب میں روزے کے باب پر پہنچا تو چونک پڑا، میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم فارمولا دیا ہے۔میرا خیال ہے اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا، صرف ایک روزے کا فارمولا دیتا تو بھی اس سے بڑھ کر ان کے پاس کوئی اور نعمت نہ ہوتی، پھر میں نے اس کو آزمانے کا فیصلہ کیا، میں نے مسلمانوں کے طرز پر روزے رکھنا شروع کئے، میں عرصہ دراز سے معدے کے ورم میں مبتلا تھا، کچھ ہی دنوں میں میں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی واقع ہوگئی ہے۔میں نے یہ مشق جاری رکھی بیماری میں افاقے کا تناسب اور بھی بڑھتا گیا، تھوڑے عرصے میں، میں مکمل نارمل ہوچکا تھا۔

ان دو واقعات کے ذریعے صرف اتنی ہی دعوتِ فکر دینا پیش نظر ہے کہ جن کی آنکھوں پر صرف مادیت کی کالی پٹی بندھی ہے، انہیں پوری دنیا میں مادیت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، وہ اپنی مادیت کے بل بوتے پر کسی نتیجے تک پہنچتے ہیں تو ان کا منہ کھلا کا کھلا اور آنکھیں پھٹی کے پھٹی رہ جاتی ہیں، ہم سبق حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی محنت سالہا سال گمراہی میں بھٹکائے بغیر وہ ساری نعمتیں یکمشت عطا کررکھی ہیں تو پھر ہم ایسے پیارے مذہب کو چھوڑ کر غیر کی گندگی کی طرف للچائی نظروں سے کیوں دیکھیں؟ ماہرین جسمانی امراض نے صرف روزے کے ذریعے افاقہ پانے والی بیماریوں کی ایک طویل فہرست ذکر کی ہے، ذیل میں ہم چند کا ذکر کرتے ہیں:

نظام ہضم: انسان کے نظام ہضم میں کئی اہم اعضا، شریک کار ہیں۔ان میں منہ، جبڑا، لعابی غدود، زبان، گلا، مقوی نالی (گلے سے معدے تک خوراک لے جانے والی نالی)، معدہ، بارہ انگشتی آنت، جگر، لبلبہ اور آنتوں کے مختلف حصے شامل ہیں۔جیسے ہی ہم کھانا شروع کرتے ہیں، یہ نظام حرکت میں آتا ہے اور ہر عضو اپنا کام شروع کردیتا ہے۔ظاہر ہے سارا نظام اگر چوبیس گھنٹے اور سال کے بارہ مہینے ڈیوٹی پر ہوگا تو ایک طرح سے گھس جائے گا، نتیجۃً طرح طرح کی بیماریوں کی صورت میں ظاہر ہوگا۔روزہ اس سارے نظام پر ایک ماہ کا آرام طاری کردیتا ہے، اس آرام کا بطور خاص اثر ''جگر'' پر ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ جگر کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی کرتا ہے۔

بہرکیف! روزہ نظام ہضم کے لئے ہزار نعمت ہے، دوران خون: روزے کے ''دوران خون'' پر بھی بہت مفید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ان میں روزے کی حالت میں خون کی مقدار میں کمی واقع ہوتی ہے، یہ کمی دل کے عمل کے لئے مفید ہے۔اسی طرح ''سیلز'' کے درمیان مائع کی مقدار کی کمی کی وجہ سے پٹھوں پر دباؤ کم ہوجاتا ہے۔پٹھوں پر دباؤ بالفاظ دیگر ڈائسٹالک دباؤ دل کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔آج کا ماڈرن انسان کہیں زیادہ شدید تناؤ اور ہائی ٹینشن کا شکار ہے۔رمضان میں ایک ماہ کے روزے خاص طور پر ڈائسٹالک دباؤ کم کرکے اس تناؤ کی کیفیت کو ختم کرنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کورس ۲۲ سے ۲۷ رجون ۲۰۱۳ء اقرأ اکیڈمی روضۃ الاطفال قذافی ٹاؤن لانڈھی میں رکھا گیا، جس میں تقریباً سو کے قریب طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد رضوان قاسمی نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ، کذبات مرزا، قادیانی اور دور حاضر کے فتنوں کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی اور علاقے کے معزز علماء کرام مولانا مفتی ساجد محمود، مفتی عبدالحمید، مولانا احسن رانجہ الحسینی، مولانا مفتی تنویر احمد اور مولانا مفتی امین الرحمٰن نے نماز کی اہمیت وفضیلت، عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ، حقوق الوالدین، ازواج مطہرات کی گھریلو زندگی اور پردہ کی اہمیت وفضیلت جیسے اہم موضوعات پر بیانات کئے۔ کورس کے اختتام پر شرکاء کو اسناد دی گئیں اور کورس کے حوالے سے شرکاء کے تاثرات قلمبند کئے گئے۔ اختتامی تقریب میں مولانا مفتی عبدالحمید، مفتی امین الرحمٰن، مولانا لائق شاہ، محمد عثمان اور علاقے کے دیگر عوام نے شرکت کی۔ آخر میں استاد العلماء مولانا اقبال اللہ (خلیفہ مجاز شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور مدیر جامعہ عثمانیہ معین آباد لانڈھی) نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام بہت عظیم کام ہے۔ ہمارے اکابرین نے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانی پیش کی، ہمیں بھی اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کامیابی وکامران ملے گی۔ یہ دور خطرناک فتنوں کا دور ہے، اس دور میں اپنے ایمان کی حفاظت لازمی ہے۔ الحمدللہ! یہ کورس بہت مبارک اور مفید کورس تھا، اس کی کامیابی پر میں مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ اور دیگر منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں انشاء اللہ ایسا کورس میں اپنے مدرسہ جامعہ عثمانیہ میں بھی مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی زیر نگرانی کراؤں گا۔ مولانا مفتی امین الرحمٰن کی دعا سے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ ☆☆

قادیانی معلمہ کا قبول اسلام

شیخوپورہ (مولانا ریاض احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ) حکیم یعقوب احمد قادیانی جو کہ خالد روڈ پر رہائش پذیر ہے، اس کی بیٹی مسماۃ نور الصباح رانا عاصم علی صاحب کے ایک پرائیویٹ اسکول میں معلمہ تھیں۔ رانا صاحب نے مبلغ ختم نبوت ریاض احمد کو محترمہ کے بعض اشکالات کو رفع کرنے کے لئے دعوت دی، انہوں نے دو دن تک محترمہ کو قادیانیت اور قادیانی دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ مولانا کے ساتھ قاری فہیم عابد، مولانا الیاس ناظم ضلع شیخوپورہ اور حافظ اطہر فاروق آباد بھی تھے۔ مسماۃ نور الصباح بالآخر قادیانیت پر لعنت بھیج کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عافیت سے وابستہ ہوگئیں۔ اس موقع پر انہوں نے درج ذیل عبارت لکھ کر قادیانیت سے برأت کا اظہار کیا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں مسماۃ نور الصباح دختر محمد یعقوب، شفیع پلازہ ورکر اسٹریٹ محلہ رسول پورہ شیخوپورہ اپنے تمام سابقہ عقائد باطلہ سے توبہ تائب ہو کر بصدق قلب مسلمان ہو چکی ہوں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول مانتی ہوں اور جو ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کرنے والا اور اس کے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی جس نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اس کو دائرہ اسلام سے خارج مانتی ہوں اور جو اس کے ماننے والے ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور دجال، اسلام کا بدترین دشمن اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ڈاکو اور دشمن ہے۔

دستخط

نور الصباح

گواہان:

محمد عاصم ابن محمد ارشاد خان، قاری فہیم عابد ابن عابد سعید،

محمد الیاس ابن میاں محمد یوسف احمد۔"

چھ روزہ ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ ٹیک سنگھ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمانیہ چک نمبر ۳۶۱ گ ب داؤد پور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چھ روزہ ختم نبوت کورس ۸ تا ۱۳ رجون ۲۰۱۳ء منعقد ہوا، جس میں عقیدۂ توحید ختم نبوت، ناموس رسالت، امام مہدی علیہ الرضوان، حیات رفع ونزول عیسیٰ بن مریمؑ، کردار مرزا قادیانی پر لیکچر ہوئے اور چیچہ وطنی سے مولانا عبدالحکیم نعمانی، ضلعی مبلغ ٹوبہ مولانا محمد خبیب اور مولانا مطیع اللہ لدھیانوی نے کورس پڑھایا۔ ۵۱ حضرات نے کورس میں شرکت کی اور کورس کے اختتام پر جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور کے استاذ الحدیث مولانا حفیظ اللہ، مفتی محمد یوسف ربانی، جامعہ امداد العلوم رحمانیہ کے مہتمم قاری ناصر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ کے نائب امیر مولانا ساجد اقبال نے تشریف لا کر شرکاء کورس کو اسناد، آئینہ قادیانیت، شیخ امین اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے گمراہ کن عقائد ونظریات، تلاش حق اور لٹریچر تقسیم کیا۔ کورس میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا عبداللہ، مولانا محمد رفیق معاون خاص رہے۔

رفیقۂ رسول ﷺ

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محمد سلیم اعجاز

حضرت خدیجہؓ بنت خویلد قریش کے معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ خدائے قدوس نے اخلاقی قدروں اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ مالی فراوانی بھی عطا کی تھی، اخلاقی پاکیزگی کے باعث طاہرہ کے مقدس لقب سے مشہور تھیں، اپنے خاوند کی وفات کے بعد مالی معاملات تجارت وغیرہ خود ہی کرتی تھیں جس طرح وہ طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں مکہ میں ایک اور مقدس شخصیت صادق وامین کے لقب سے مشہور تھیں۔ تجارت پیشہ اشخاص کو صادق وامین کی ہی تلاش ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے مکہ کے اس صادق وامین کی خدمت میں اپنے مال تجارت کے سلسلہ میں پیغام بھیجا، مکہ کے اس صادق وامین نے پیغام قبول فرمایا اور سیدہ کا مال تجارت لے کر عازم سفر شام ہوئے۔ سیدہ طاہرہ کا غلام میسرہ بھی ساتھ تھا، اس تجارتی سفر میں امید سے زیادہ نفع ہوا اور خصوصاً میسرہ نے نبوت کی رفاقت میں جو نقشہ دیکھا تھا اور جن عمدہ اخلاق کا مشاہدہ کیا تھا اس کے تذکرہ نے اسی مقدس خاتون کے دل میں ایک اُمنگ وآرزو پیدا کردی جس کا ظہور پیام نکاح کی شکل میں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ اور پیام نکاح کو قبول فرمالیا۔ شادی ہوگئی، سیدہ طاہرہ نبوت کے گھر تشریف لے آئیں۔ سیدہ نے اپنا اثاثہ سرتاج کے قدموں میں نچھاور کردیا۔ نبوت کے ساتھ انس ومحبت کی انتہا ہوگئی۔ ۲۵ برس زندگی کے ساتھ گزارے۔

اس دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نکاح دوسرا نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہی ہے، سوائے حضرت ابراہیم کے وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں۔

ناز ونعمت اور مال ودولت کی افزائش میں پرورش پانے والی سیدہ حریم نبوی میں حاضری کے

"آپ غمزدہ نہ ہوں، اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا، آپ محتاجوں کی اعانت کرنے والے، صلہ رحمی کرنے والے، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے، ناداروں کی خبرگیری کرنے والے اور مہمانوں کی میزبانی کرنے والے ہیں۔"

نبوت کے مبارک کانوں میں ان کے اظہار غم کے وقت کسی مانوس شخصیت کے یہ پُر تاثیر الفاظ سنائی دیئے، غموں کا بوجھ ہلکا ہوگیا، شاید آپ پہچان چکے ہوں گے، یہ الفاظ سیدہ طاہرہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہیں، جو انہوں نے اول وحی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمائے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی تھی۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زادِ راہ لے کر غار حرا میں تشریف لے جاتے، عبادت خداوندی میں مشغول رہتے، جب زادِ راہ ختم ہوجاتا واپس تشریف لاتے اور مزید زادِ راہ لے حرا کا رخ کرتے۔

انہی ایام میں جب حرا میں محو عبادت تھے، زندگی کی چالیس بہاریں گزر چکی تھیں۔ امانت الٰہی کے بارِ گراں اٹھانے کا وقت آچکا تھا، اچانک ایک دن قدسیوں کے سردار تشریف لائے اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: "میں پڑھنا نہیں جانتا" تین مرتبہ ایسا ہوا۔ فرشتے نے تینوں مرتبہ بھینچنے کے بعد کہا کہ "اپنے اس رب کے نام سے پڑھئے، جس نے پیدا کیا" لسانِ نبوت پر یہ الفاظ جاری ہوگئے۔ نزول وحی کے اس واقعہ کی عظمت کچھ ایسی تھی کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً گھر تشریف لائے، چہرہ پر خوف کے آثار عیاں تھے، اپنی رفیقۂ حیات سے ارشاد فرمایا زملونی، زملونی، ذرا مجھے چادر اڑھایئے، جسم پر کپکپی طاری تھی، رفیقۂ حیات نے عجیب وغریب اور انوکھی کیفیت میں دیکھا تو تفصیلات پوچھیں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ پوری تفصیل سے بیان فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: مجھے اب اپنی جان کا خوف ہے، رفیقۂ نبوت، سیدہ طاہرہ نے فوراً جواب دیا: ہرگز نہیں، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ ناداروں کی خبرگیری کرنے والے، مصیبت زدہ افراد کی امداد کرنے والے اور مہمان نوازی کرنے والے ہیں، میرے سرتاج فکر کی ضرورت نہیں، میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں، میں آپ کو بشارت دیتی ہوں، خدا تعالیٰ بھلائی کے سوا آپ کے ساتھ کچھ نہیں کرے گا، اس کی طرف سے عطا کئے جانے والے منصب کو قبول کیجئے، کیونکہ یہ حق پرمبنی ہے۔ (بخاری)

سیدہ طاہرہ کو اس اعتبار سے ایک منفرد مقام حاصل ہے کہ نبوت ملنے کا واقعہ سب سے پہلے سیدہ نے ہی سنا اور حامل نبوت کو سب سے پہلے سیدہ ہی نے ڈھارس بندھائی، امت کی خواتین کے لئے یہ بات باعث ناز بھی ہے کہ نبوت کے آثار وبرکات سب سے پہلے ان کے حصہ میں آئیں۔

بعد تمام مال قربان کر دیتی ہیں اور اپنے سرتاج رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں فقر و فاقہ کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ اس فقر و فاقہ کے باوجود نبوت کے دامن سے وابستہ رہیں۔ شعب ابی طالب کے تین سال تو اس تنگینی کے گزرے کہ خشک چمڑے بھگو کر اگر کھانے کی نوبت آئی تو کھا لئے۔ پتوں اور جڑوں کو کھانے کی نوبت آئی تو بھی صبر کیا مگر کبھی جبین نیاز میں شکن تک نہ آنے دی، شوہر کی وجہ سے مصائب و آلام کی سنگین گھاٹیوں سے گزرنا پڑا، صبر و استقامت کے ساتھ عہد رفاقت کو نبھایا، کبھی ایفائے عہد پر داغ نہ لگنے دیا۔ ۱۰ رمضان، ۱۰ ہجری کو جب سیدہ طاہرہ کا انتقال ہوا اور نبوت کو سیدہ کے فراق نے غمزدہ کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن کا لقب دیا یعنی غم کا سال۔

سیدہ طاہرہ کی دامن نبوت سے وابستگی ان کی عظمت، شان، فضیلت کے لئے کافی ہے، جو شخص مقام نبوت سے آشنا ہوگا، سیدہ کے مقام و مرتبہ سے بھی ضرور آگاہ ہوگا، اس کے باوصف کچھ اور امتیازات سیدہ طاہرہ کو ایسے حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت آپ کی خدمت اور گلشن اسلام کی آبیاری کے لئے سیدہ طاہرہ کی قربانیاں یقیناً اتنی عظیم ہیں کہ عرش الٰہی سے ان کے لئے تحفہ سلام آتا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا لے کر آ رہی تھیں۔ جبرئیل تشریف لائے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی اور ارشاد فرمایا:

"یارسول اللہ! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، ان کے پاس برتن میں کھانا ہے جب تشریف لائیں تو انہیں ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام پہنچا دیجئے اور جنت میں ایک مکان کی خوشخبری دیجئے۔ اس کی شان و عظمت کا کیا کہنا، جسے عرش الٰہی سے سید الملائکہ کے ذریعے سلام بھیجا جا رہا ہو، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے سوائے حضرت خدیجہؓ کے مجھے کسی پر رشک نہیں آتا۔" (مشکوٰۃ، ص:۵۷۳)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر تذکرہ فرماتے رہتے۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف فرما ہوں اور نکلنے سے قبل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہ فرمایا ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: اس تذکرہ میں ایک دن میں نے کہہ دیا حضور! اللہ نے آپ کو اس سے بہتر جوان عورت دے دی ہے، آپ بوڑھی عورت کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ! خدیجہؓ کے بارے میں کچھ نہ کہو، خدیجہ وہ ہے کہ جب لوگوں نے میری تکذیب کی، اس نے میری تصدیق کی۔ جب لوگوں نے مجھے غم دیا، اس نے اعانت کی، جب لوگوں نے پتھر برسائے اس نے آنکھیں بچھائیں، لوگوں نے جب تکالیف پہنچائیں۔ خدیجہؓ نے میری دلداری کی۔

سیدہ عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو حصہ پہنچاتے اور ان کے تذکرہ کے وقت اگر میں کہتی: "گویا خدیجہؓ کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جواباً ارشاد فرماتے خدیجہؓ ایسی تھیں، ایسی تھیں، بہت ہی محسن، بہت ہی شفیق۔ (مشکوٰۃ، ص:۵۷۳)

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرت طیبہ، آپ کا کردار، دین کے لئے آپ کی خدمات، آپ کی قربانی امت کی ماؤں بہنوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

اخلاقی معلموں میں آنحضرت ﷺ کا امتیاز

مدینۃ النبی کی اس درسگاہ اعظم کو غور سے دیکھو جس کی چھت کھجور کے پتوں سے اور ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے تھے اور جس کا نام مسجد نبوی تھا، اس کے الگ الگ گوشوں میں ان انسانی جماعتوں کے الگ الگ درجے کھلے ہوئے تھے، کہیں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ جیسے فرمانروا زیر تعلیم ہیں، کہیں طلحہؓ و زبیرؓ و معاویہؓ و سعد بن معاذؓ و سعید بن جبیرؓ جیسے ارباب رائے و تدبیر ہیں، کہیں خالدؓ، ابوعبیدہؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عمرو بن العاصؓ جیسے سپہ سالار ہیں، کہیں وہ ہیں جو بعد کو صوبوں کے حکمران، عدالتوں کے قاضی اور قانون کے مقنن بنے، کہیں ان زہاد و عباد کا مجمع ہے جن کے دن روزوں میں اور راتیں نمازوں میں کٹتی تھیں، کہیں ابوذرؓ و سلمانؓ و ابودرداءؓ جیسے وہ خرقہ پوش ہیں جو "مسیح اسلام" کہلاتے تھے، کہیں وہ صفہ والے طالب العلم تھے جو جنگل سے لکڑی لا کر بیچتے اور گزارا کرتے اور دن رات علم کی طلب میں مصروف رہتے تھے، کہیں حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت زید بن ثابتؓ جیسے فقیہ و محدث تھے جن کا کام علم کی خدمت اور اشاعت تھا، ایک جگہ غلاموں کی بھیڑ ہے تو دوسری جگہ آقاؤں کی محفل ہے، کہیں غریبوں کی نشست ہے اور کہیں دولت مندوں کی مجلس ہے، مگر ان میں ظاہری عزت اور دنیاوی اعزاز کی کوئی تفریق نہیں پائی جاتی، سب مساوات کی ایک ہی سطح پر اور صداقت کی ایک ہی شمع کے گرد پروانہ وار جمع ہیں، سب پر توحید کا یکساں نشہ چھایا اور سینوں میں حق پرستی کا ایک ہی ولولہ موجیں لے رہا ہے اور سب اخلاق کے ایک ہی آئینہ قدس کا عکس بننے کی کوشش میں لگے ہیں۔

علامہ سید سلیمان ندوی

فضائل ومسائل تراویح

گزشتہ سے پیوستہ

مفتی محمد سلمان یاسین

مسئلہ: ہر ترویحہ پر یعنی ہر چار رکعت پڑھ کر اتنی ہی دیر یعنی چار رکعت کے موافق جلسۂ استراحت مستحب ہے اسی طرح پانچویں ترویحہ کے بعد وتر سے پہلے بھی جلسہ استراحت مستحب ہے، لیکن اگر مقتدیوں پر اس سے گرانی ہو تو یہ جلسہ نہ کرے۔

مسئلہ: ہر ترویحہ کے بعد جلسہ استراحت میں جو چاہے پڑھا جائے، البتہ تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھنا بھی منقول ہے:

"سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزة والعظمة والقدرة والکبریاء والجبروت، سبحان الملک الحی الذی لا یموت، سبوح قدوس رب الملائکة والروح، لا إله الا الله نستغفر الله، نسألک الجنة ونعوذبک من النار"

(ردالمختار، ج۲، ص۴۹)

مسئلہ: تراویح کی بیس رکعات میں دو دو رکعات کو ایک ایک سلام سے ادا کرنا سنت ہے، یعنی بیس رکعات کل دس سلام کے ساتھ۔

مسئلہ: وتر تراویح کے بعد ہی جماعت سے پڑھنا افضل ہے، لیکن اگر تراویح سے پہلے پڑھ لے جائیں تو بھی درست ہے۔

مسئلہ: اگر تراویح کی کچھ رکعات پڑھنے سے رہ جائیں اور امام وتر کی جماعت کرا رہا ہو تو مقتدی اس کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی بقیہ چھوٹی ہوئی تراویح کو مکمل کرلے۔

مسئلہ: کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت شروع ہوگئی تھی اور اس شخص نے ابھی تک فرض ادا نہیں کیے تھے تو اس کو چاہئے کہ پہلے فرض اور سنتیں ادا کرے، اس کے بعد تراویح میں شریک ہو اور چھوٹی ہوئی تراویح اگر موقع مل جائے تو دو ترویحوں (چار چار رکعات کے درمیانی وقفہ) کے درمیان پڑھ لے اور اگر موقع نہ ملے تو پھر وتروں کے بعد ہی پورے کرے، وتر یا تراویح کی جماعت چھوڑ کر درمیان میں نہ پڑھے۔

مسئلہ: اگر کسی نے عشاء کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں اور امام تراویح کے پیچھے سنت عشاء کی نیت کر کے اس کی اقتداء کی تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: اگر امام دوسرا شفعہ (یعنی تیسری اور چوتھی رکعت کا دوگانہ) یا تیسرا شفعہ (پانچویں اور چھٹی رکعت کا دوگانہ) پڑھ رہا ہے اور کسی مقتدی نے اس کے پیچھے پہلے شفعہ (پہلی اور دوسری رکعات کے دوگانہ) کی نیت کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، یعنی امام اور مقتدی کی نماز (صفت) تراویح ہونے میں ایک ہونی چاہئے تعداد اور گنتی میں یکسانیت ہونی ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر تراویح کسی وجہ سے یا بغیر کسی وجہ کے فوت ہو جائے یعنی عشاء کا وقت نکل جائے تو ان کی قضا نہیں ہے، نہ جماعت کے ساتھ نہ بغیر جماعت کے، اگر کسی نے قضا کی تو تراویح نہ ہوں گی بلکہ نوافل ہو جائیں گے۔

مسئلہ: اگر یاد آئے کہ گزشتہ شب کوئی شفعہ تراویح کا فوت ہو گیا یا فساد ہو گیا تھا تو اس کو بھی جماعت کے ساتھ تراویح کی نیت سے قضا کرنا درست نہیں، البتہ اس میں کی گئی تلاوت کو دہرانا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: اگر امام نے دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا بلکہ چار پڑھ کر قعدہ کیا تو یہ اخیر کی دو رکعت شمار ہوں گی یعنی پہلا شفعہ اور اس میں کی گئی تلاوت کا اعادہ کرنا ہوگا، اگر اسی دن اعادہ کر لیا تو ٹھیک ہے ورنہ اگلے روز یا بعد میں صرف اتنے حصہ کلام اللہ کا اعادہ ہوگا اور ان دو رکعت کو اکیلے اکیلے لوٹانا ہوگا، وہ تراویح کی قضا نہیں ہوگی، جس میں تراویح میں جاری رہنے والا کلام پاک نہیں پڑھا جائے گا۔

مسئلہ: اگر وتر پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ ایک شفعہ مثلاً رہ گیا، یعنی اٹھارہ رکعات ہی ہوئی تھیں تو اب وتر کے بعد بھی اس شفعہ کو جماعت کے ساتھ ہی پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ: اگر بعد میں یاد آیا کہ کسی شفعہ میں صرف ایک ہی رکعت پڑھی گئی تھی شفعہ پورا نہیں کیا گیا تھا یعنی کل ۱۹ رکعات پڑھی گئی ہیں تو اب دو رکعات ہی پڑھی جائیں گی یعنی صرف فاسد ہونے والے شفعہ کا ہی اعادہ ہوگا پوری تراویح کا نہیں۔

مسئلہ: جب اس شفعہ فاسدہ کا اعادہ کیا جائے

گا تو اس میں جو قرآن کریم کی تلاوت کی گئی تھی وہ بھی دوبارہ کی جائے گی تاکہ صحیح تراویح میں قرآن کریم مکمل ہو۔

مسئلہ: اگر امام سمیت تمام نمازیوں کو شک ہو کہ کل کتنی رکعات امام نے پڑھائی ہیں تو جتنی رکعات میں شک ہے ان کو بلا جماعت کے پڑھ لیا جائے، مثلاً ۱۸ یا ۲۰ ہونے میں شبہ ہو گیا اور امام کو خود بھی شبہ ہے تو دو رکعت مزید پڑھ لی جائیں لیکن علیحدہ، بدون جماعت کے اور اس میں تلاوت کی جانے والی آیات کو بھی قرآن کریم کی جاری رہنے والی ترتیب میں شمار نہ کیا جائے۔

مسئلہ: لیکن اگر شک صرف مقتدیوں کو ہے امام کو نہیں ہے بلکہ امام کو کسی ایک بات پر یقین ہے تو پھر اس میں امام اپنے یقین کے مطابق ہی عمل کرے، مقتدیوں کے شک کا کوئی اعتبار نہیں، چاہے تمام مقتدیوں کو شک ہو یا بعض کو، اس میں اسی کے مطابق عمل ہوگا جو امام کی رائے ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی نے تراویح کی چار رکعات پڑھا دیں تو اگر تو دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہے تو پھر یہ چاروں رکعات تراویح کی ہی ہو جائیں گی اور اگر درمیان میں قعدہ نہیں کیا تو پہلے والی دو رکعات فاسد ہوں گی اور دوسری دو رکعت درست ہو جائیں گی، لہٰذا پہلے شفعہ کی تلاوت کا بھی اعادہ قرآن کریم مکمل کرنے کے لئے ضروری ہوگا۔

مسئلہ: اگر تراویح کی تین رکعات پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر قعدہ کیا ہے تو پہلی دو رکعات تو صحیح ہوگئیں البتہ تیسری رکعت باطل ہوگی اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو تینوں ہی باطل ہوں گی اور ان میں کی جانے والی تلاوت کا اعادہ بھی ہوگا۔

مسئلہ: تراویح کی نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے ادا ہو جائے گی لیکن ثواب آدھا ملے گا۔

مسئلہ: اگر امام نماز تراویح بیٹھ کر پڑھائے اور رکوع وسجدہ بھی ویسے ہی کرے جیسا کہ مشروع ہے تو بھی مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی، البتہ مقتدی نماز کھڑے ہو کر ہی پڑھیں خواہ امام نماز کسی عذر کی بنا پر بیٹھ کر پڑھائے یا بلا عذر، لیکن امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر وہ خود کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا تو اپنے بجائے کسی اور اپنے سے بہتر شخص کو جو کھڑے ہو کر نماز پڑھائے امامت کے لئے آگے کر دے۔

مسئلہ: اگر امام اس طرح بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہے کہ رکوع وسجدہ اشارہ سے کر رہا ہے تو اس کے پیچھے رکوع وسجدہ کرنے والے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر تراویح میں نماز طویل ہو جائے یا نماز تراویح ادا کرنے والا کمزور ہے اور اس کو سہارے کی ضرورت ہے تو اس کے لئے کسی خارجی چیز سے اور اپنے ہی پیروں سے سہارا لینا بھی (اس طرح کہ کبھی ایک پیر پر سہارا لے لے اور کبھی دوسرے پیر پر) جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص یا اشخاص جماعت کے دوران بیٹھے رہیں اور امام کے رکوع میں جانے کے منتظر رہیں کہ جب امام رکوع میں جائے گا تو یہ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے تو ان کا یہ طریقہ شرعاً درست نہیں بلکہ منافقین کے طرز کے مشابہ ہے، اس لئے مکروہ ہے جبکہ اس میں ان کا قرآن کریم بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔

مسئلہ: رمضان المبارک میں تراویح میں ایک مرتبہ تو پورا قرآن کریم ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے لیکن اگر کوئی شخص تین روزہ، چار روزہ، سات روزہ یا کسی وقت میں مختصر دورانیہ میں ختم قرآن کر لیتا ہے خواہ سن کر یا اپنا پڑھ کر تو بھی جائز ہے، بشرطیکہ سنانے میں حروف کی ادائیگی صحیح طریقہ پر ہو اور قرآنی آداب کی رعایت کے ساتھ پڑھا جائے اور اس ایک ختم کے بعد اپنے آپ کو تراویح سے آزاد نہ سمجھا جائے، البتہ افضل یہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ ہی قرآن کریم پورے رمضان میں مکمل کرنے کا ارادہ ہو تو ستائیس یا انیسویں شب میں ختم کیا جائے۔

مسئلہ: تراویح میں جو حضرات شروع رمضان میں یا وسط میں قرآن کریم پورا کر لیتے ہیں تو باقی رمضان وہ تراویح کی نماز سے فارغ نہیں ہو جاتے بلکہ پورے رمضان تراویح ادا کرنا ان کے ذمہ میں رہتا ہے۔

مسئلہ: اگر اپنی مسجد کا امام قرآن کریم ختم نہ کرے تو اس کو چھوڑ کر کسی دوسری مسجد میں جہاں پر ختم ہو تراویح پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ختم کی سنت وہیں ادا ہوگی۔

مسئلہ: ہر مسجد میں بہتر تو یہ ہے کہ ایک ہی جگہ باجماعت تراویح ادا کی جائے جیسا کہ فرائض میں بھی حکم ہے لیکن اگر حفاظ کی زیادتی ہو تو ایک سے زائد جماعتیں ایک ہی وقت میں اور ایک سے زائد مرتبہ میں بھی جائز ہیں بشرطیکہ پڑھنے والے ائمہ کی آوازیں آپس میں نہ ٹکرائیں۔

مسئلہ: کوئی شخص ایسے وقت نماز میں شریک ہوا کہ امام قرأت شروع کر چکا تھا تو پھر نماز میں شامل ہونے والے مقتدی کو ثناء یعنی ”سبحانک اللھم“ نہیں پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ: جو شخص اپنی بیس رکعات تراویح (تراویح کی نیت سے) پڑھ چکا، چاہے امامت کرا کر یا کسی اور کی اقتداء میں وہ اب تراویح کی نیت سے اسی رات کسی کی امامت نہیں کر سکتا۔

قرأت تراویح کے احکام:

مسئلہ: جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ

اس کو قرآن کریم یاد نہیں ہے اس کو امام نہیں بنانا چاہئے، ایک آدھ غلطی کرنے والے کا یہ حکم نہیں۔

مسئلہ: تراویح میں ایک مرتبہ پورے قرآن کریم میں کسی بھی سورۃ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جہراً (بلند آواز سے) پڑھنا مقتدیوں کے قرآن کریم کی تکمیل کے لئے ضروری ہے، اگر امام سراً (آہستہ آواز سے) پڑھ لیتا ہے تو اس سے امام کا اپنا قرآن کریم تو مکمل ہوجائے گا مقتدیوں کا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی آیت چھوٹ گئی اور کچھ حصہ آگے پڑھ کر یاد آیا کہ فلاں آیت چھوٹ گئی ہے تو اس کے پڑھنے کے بعد آگے پڑھے ہوئے حصہ کا بھی اعادہ مستحب ہے۔

مسئلہ: نماز میں اگر تلاوت میں کوئی ایسی غلطی ہوگئی جس سے قرآن کریم کے معنی مقصودی تبدیل ہوگئے تو اس غلطی سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن اس کا فیصلہ کوئی حافظ یا نمازی خود نہ کرے جب تک کہ کسی مستند اور پختہ علم رکھنے والے مفتی سے دریافت نہ کرلے۔

مسئلہ: نماز میں نابالغ کو سامع بنانا بھی جائز ہی، نابالغ کا لقمہ لے کر اگر امام اپنی تلاوت کی تصحیح کرلے تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: امام کے مقرر کردہ سامع کے علاوہ اگر کسی اور مقتدی نے لقمہ دیا تو اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا، البتہ اگر اس سے امام کو یا سامع کو گرانی ہو اور سامع خود بھی دھیان رکھنے والا ہو غافل نہ ہو تو دیگر مقتدیوں کو احتیاط کرنی چاہئے، لیکن اگر سامع غلطی نہ پکڑے اور امام حافظ خود بھی تصحیح نہ کرے تو پھر کوئی حرج نہیں، تاہم اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایک سے زیادہ سامعین کا لقمہ دینا کسی فتنہ اور جھگڑے کا سبب نہ بنے۔

مسئلہ: نماز میں امام کے قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے یا اپنی کسی غلطی کی قرآن کریم کو دیکھ کر تصحیح کرلینے سے نماز فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: اسی طرح اگر امام کو کسی مقتدی نے کلام پاک میں سے دیکھ کر لقمہ دے دیا اور امام نے اس کا لقمہ لے کر اپنی غلطی کی تصحیح کرلی تو بھی امام کی نماز فاسد ہوگئی اور امام کی نماز فاسد ہونے کی وجہ سے مقتدیوں کی بھی فاسد ہوگئی۔

مسئلہ: اگر امام کو کسی ایسے شخص نے لقمہ دیا جو امام کی نماز میں شامل نہیں ہے اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا یعنی اپنی غلطی کی تصحیح کرلی تو امام کی اور اس کے ساتھ اس کے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: اگر ایک شخص نماز میں شامل نہیں تھا، لیکن امام کو لقمہ دینے کے لئے اس نے بعد میں امام کی اقتدا میں نیت باندھ لی تو بھی اس کا لقمہ لینے سے امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: ختم قرآن کریم کے موقع پر سورۂ ناس پر ہی بیسویں رکعت پوری کرکے ختم کرنا بھی درست ہے اور بیسویں رکعت کے آخر میں سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات: ''واُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ'' تک پڑھنا بھی درست ہے، البتہ بہتر یہی دوسری صورت ہے کہ حدیث پاک میں اس کی ترغیب بھی آئی ہے، لیکن اگر اس کو لازم سمجھ کر کیا جائے تو اس سے اجتناب ضروری ہے۔

مسئلہ: ختم قرآن کریم کے موقع پر سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنے کا التزام یعنی اس کو لازم سمجھ کر تین مرتبہ ہی پڑھنا درست نہیں، البتہ اگر کبھی کبھی اور کہیں کہیں کرلیا جائے تو اس میں مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: تراویح کے دوگانہ کی دونوں رکعتوں میں برابری اور قرأت کے اعتبار سے تناسب ہونا چاہئے، پہلی اور دوسری رکعات برابر ہونی چاہئیں، تاہم دوسری کو پہلی سے زیادہ طویل کرنا کراہت سے خالی نہیں۔

مسئلہ: نماز تراویح پڑھانے والے امام کو چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے تمام تر آداب و ضوابط کی رعایت رکھتے ہوئے اس طرح تلاوت کرے کہ مقتدیوں پر اس کے پڑھنے سے گرانی اور بوجھ نہ ہو، یعنی خوش الحانی کا لحاظ بھی ہو اور پڑھنے میں کسی قدر روانی بھی۔

مسئلہ: جس شخص کی جماعت سے تراویح نکل گئی یا ویسے ہی اس نے جماعت سے نہ پڑھی بلکہ انفراداً پڑھ رہا ہے تو اس کو اختیار ہے کہ اس میں قرأت جہراً (بلند آواز سے) کرے یا سراً (آہستہ آواز سے) کرے۔

سجدہ تلاوت:

مسئلہ: اگر امام نے نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کرکے سجدہ کرلیا اور کوئی شخص آیت سجدہ سن کر امام کے ساتھ اس سجدہ کے بعد اسی رکعت میں شریک ہوگیا تو اس کے ذمہ سے سجدۂ تلاوت ساقط ہوگیا اور اگر وہ آیت سجدہ سن کر اسی رکعت میں شامل نہیں ہوا تو اس کو نماز سے باہر علیحدہ علیحدہ کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: آیت سجدہ پڑھتے ہی فوراً سجدہ کرنا افضل ہے، لیکن اگر نماز میں آیت سجدہ کے فوراً بعد سجدہ نہ کیا تو تین آیات پڑھنے سے پہلے پہلے سجدہ کرلینا ضروری ہے، اگر تین آیات بھی آگے تلاوت کرلی تو پھر سجدہ کرنے کا وقت نہیں رہا، اب یہ سجدہ نہ نماز میں ادا ہوسکتا ہے نہ نماز کے بعد اب صرف توبہ و استغفار ہی کرے۔

مسئلہ: اگر آیت سجدہ کسی سورۃ کے ختم پر ہے یا

درمیان میں ہی ہے تو پھر آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتے ہی سجدہ سے سر اٹھا کر رکوع نہ کرنا چاہئے بلکہ کم از کم تین آیات کی مقدار پڑھ کر رکوع کرنا چاہئے۔

مسئلہ: جو شخص نماز میں شامل نہیں ہے اور نہ ہی بعد میں شامل ہونے کی نیت ہے اگر وہ امام سے ارادتاً یا غیر ارادی طور پر آیت سجدہ سن لے تو اس پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے، وہ نماز سے باہر رہتے ہی سجدہ کرلے۔

ختم قرآن کریم پر تقسیم شیرینی:

مسئلہ: ختم قرآن کریم کے موقع پر جو شیرینی کی تقسیم ہوتی ہے اگر وہ مسجد میں ہے تو مسجد کے چندہ سے کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی مسجد کی انتظامیہ کا اس کے لئے خصوصی طور پر چندہ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص انفرادی طور پر اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے تو شرعاً اس کی اجازت ہے اگر وہ خود کسی کے دباؤ میں آ کر نہ کرے اور نہ کسی کے طعن و تشنیع سے بچنے کی نیت مقصود ہو، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر مسجد میں ختم قرآن کریم ہے تو مسجد کے آداب کی رعایت رکھی جائے، مسجد میں شوروشغب اور دیگر خرافات سے مسجد کو بچایا جائے تو اس کی اجازت ہوگی ورنہ نہیں۔

> ختم قرآن کریم کے موقع پر جو شیرینی کی تقسیم ہوتی ہے
> اگر وہ مسجد میں ہے تو مسجد کے چندہ سے کرنا جائز نہیں ہے
> اور نہ ہی مسجد کی انتظامیہ کا اس کے لئے خصوصی طور پر چندہ کرنا جائز ہے

یہ تمام فقہی مسائل اسلاف متقدمین ومتاخرین کے عربی اردو فتاویٰ سے ماخوذ ہیں، اس میں مرتب کی اپنی کوئی اختراع نہیں ہے، البتہ بعض مسائل کو اپنے الفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے، اپنے اس گمان کے موافق کہ شاید قارئین کے لئے یہ الفاظ پڑھنے میں آسان وسہل ہوں گے، اگر اس میں خدانخواستہ کہیں غلطی ہو تو وہ مرتب کی تعبیر کی غلطی ہی ہوگی، جن اکابر واسلاف کے کلام وفتاویٰ سے یہ مواد ماخوذ ہے ان کا فقہی ذوق اور رسوخ و تجر علمی یقیناً اس سے بہت بلند وارفع ہے۔ ابتدائی تمہیدی کلام میں حوالہ جات صراحتاً ذکر کیے گئے، جس کے مصالح ومقصد اہل علم وطلبا علوم دین سمجھ سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

دعوت ملاقات

[illegible]

امراض مردانہ: [illegible]

امراض نسوانی: [illegible]

زہروں کا تریاق: [illegible] حرف آخر: حکومت پاکستان سے مستند [illegible]

نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس
1	شوگر	1000	11	اعضاء کا سن ہونا	2000	21	تبخیر معدہ	3000
2	آنتوں کے زخم	1500	12	اٹھرا	3000	22	مرگی	3000
3	اپنڈکس	1500	13	گنٹھیا	3000	23	دل کے والو بند ہونا	5000
4	اولاد نرینہ	1500	14	کیرا	3000	24	اعصابی کمزوری	5000
5	دل کا دورہ	2000	15	کچھل بہری	3000	25	تھیلا سیمیا	10000
6	سوکڑہ	1000	16	بلڈ پریشر	2000	26	بانجھ	3000
7	مہاسے	1500	17	نقرس	3000	27	بال سفید ہونا	3000
8	شقیقہ	1500	18	وجع المفاصل	3000	28	گنگرین	5000
9	خواب میں ڈرنا	1500	19	تحجر المفاصل	3000	29	استسقاء	5000
10	دمہ	2000	20	بال گرنا	3000	30	ہیموفیلیا	10000

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔
☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔
☆ شناختی کارڈ نمبر: 35103-1466875-3
☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد) 13487900227901
☆ اکاؤنٹ نمبر میزان بنک (چونی) 7001-0101053034
☆ اکاؤنٹ نمبر UBL اومنی: 0345-7545119
☆ ای میل: hakeemakarim_bhatti@yahoo.com

حکیم عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد، تحصیل چونیاں، ڈویژن لاہور۔ فون: 0321-7545119,0345-7545119

مرزا قادیانی اور نبوت

آخری قسط

حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

''مسیح کا مکاشفہ صاف نہ تھا، حضرت مسیح علیہ السلام ہدایت و توحید و دینی کام میں ناکامیاب رہے، مسیح علیہ السلام کے معجزات مجوبہ نمائی تھے، میں ان کو مکروہ قابل نفرت سمجھتا ہوں۔'' (ازالہ ص:۳۰۱،۳۰۹،۲۹۰)

کیا اس تعلیم سے انبیاء و رسل علیہم السلام کی عصمت و معجزات اور معرفت و کمالات کی عظمت ہی قائم رہ سکتی ہے؟ جس کا قائم رکھنا شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض بتلایا ہے؟

بعث بعد الموت کے متعلق:

اللہ پاک نے قرآن مجید میں حضرت خلیل علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا ہے، جس میں چند زندہ پرندو کو ذبح کرنے، ان کے گوشت پہاڑوں پر پھینک دینے اور پھر حضرت خلیل الرحمن کی آواز پر پرندوں کا زندہ ہونا مذکور ہے اور بتلایا گیا ہے کہ مُردوں کا زندہ کیا جانا اس طرح پر ہوگا، پھر ایک بزرگوار کا دوسرا قصہ بیان فرمایا ہے، جنہوں نے ایک پرانی بستی کے خرابہ (قبرستان) کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ لوگ کیونکر زندہ کئے جائیں گے؟ اللہ پاک نے ان کی سواری کو اور ان کو موت دی اور سو سال کے بعد پہلے ان کو زندہ کیا پھر ان کی آنکھوں کے سامنے حمار کے گرد وغبار کو گوشت و پوست سے مبدل فرمایا۔ انہوں نے ہڈیوں پر گوشت کو چڑھتے اور مٹی سے جسم حیوانی کو بنتے اور مردہ کو زندہ ہوتے بھی دیکھا اور پھر یہ بھی دکھایا گیا کہ طعام ذرا بھی نہ بگڑا تھا۔ اس میں دونوں باتیں دکھلائی گئی ہیں کہ خدا اس طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور اس طرح اپنی حفاظت سے جسے چاہے بچالیتا ہے مرزا قادیانی کو دونوں قصوں کی حقیقت سے انکار ہے۔ حضرت خلیل الرحمن کے قصہ کو گوبر اور دہی آمیزش سے بچہ پیدا ہوجانے کی ترکیب پر محمول کرتا ہے اور دوسرے قصہ کو ایک خواب سے بڑھ کر نہیں مانتا۔

احوالِ برزخ اور عذاب و نعم قبر کی احادیث:

ان کا فیصلہ مرزا قادیانی اس طرح کرتا ہے کہ موت کے بعد ہی انسانی روح جنت یا دوزخ میں چلی جاتی ہے، اب اگر اس سے جنت یا دوزخ کی حقیقت پوچھئے تو اور ہی گل کھلاتا ہے۔ مرزا قادیانی کو موازنہ کرنا چاہئے کہ کیا یہی وہ عقائد ہیں جو شریعت محمدیہ نے تعلیم کئے ہیں اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خود بدولت صاحب شریعت بھی ہیں؟

عقائد کے بعد عادات وعبادات و معاملات میں بھی ایسی ہی مثالیں مل سکتی ہیں اور معترضین نے پیش کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیدہ و دانستہ تخلف کرتا ہے، میں اس لئے ان کا ذکر نہیں کرتا کہ ان سے ذاتیات پر حملہ کرنے کا شبہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک قابل غور صرف یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بن گئے ہیں تو پھر صاحب شریعت کیوں نہیں؟ شاید اس نے سوچا ہو کہ میں صاحب شریعت ہونے سے انکار کرکے بہت سی ملامتوں اور اعتراضوں سے بچ سکوں گا لیکن یہ خیال نہ کیا جب وہ نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بروز فرماتے ہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ کس قدر منقصت کا باعث ہے کہ کسی زمانہ میں حضور کی نبوت بلا شریعت بھی پائی جائے۔ یہ مقام تو بہت ہی غور کے قابل تھا، اسی اشتہار (ص:۵۰) میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثانی بھی کہا ہے اور اسی اشتہار میں کمال اتحاد کی وجہ سے نفی غیریت بھی کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اول اور ثانی کا اطلاق غیریت جتلانے کے لئے کیا جایا کرتا ہے یا غیریت کی نفی کرنے کو؟ مرزا قادیانی نے ''من تو شدم تو من شدی'' کہہ کر کمال اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔

اول: تو جب تک من کہنے والا اپنے آپ کو من اور مخاطب کو ''تو'' کہنے کی حالت میں ہے۔ اس وقت تک کیونکر سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ منی اور ''توئی'' کی تقیدات سے نکل گیا ہے؟

دوم: مرزا قادیانی کو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن جانے میں وہ شرف ہوسکتا ہے جو ذرہ ناچیز کو آفتاب جہاں تاب بننے میں، مگر سید الانبیاء فخر الرسل کو مرزا غلام احمد قادیانی بننے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے؟

مرزا قادیانی کی تصنیفات دیکھنے سے جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے، اس پر بھروسہ کرکے میں کہہ سکتا ہوں کہ محمد ثانی مرزا اس لئے بنا ہے کہ ''نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول'' اس کے پیش نظر ہے، چنانچہ پہلے مرزا قادیانی مثل مسیح بنا تھا مگر پھر مسیح کے مکاشفہ کو مکدر بتلایا

اوران کے معجزات کو اپنے لئے ننگ وعار سمجھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جزوی فضیلت کثرت براہین ودلائل میں اس نے اپنے لئے تجویز کر رکھی ہے۔

اب میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جن پیشگوئیوں کی بنیاد پر مرزا قادیانی نے اپنے غیب اور غیب دانی کی بنا پر نبوت ورسالت کا اظہار کیا ہے، وہ کیا حالت رکھتی ہیں مرزا قادیانی نے اپنی پیشگوئیوں کی تعداد دو سو (۲۰۰) سے زیادہ تحریر کی ہے، جن کی تفصیل نامعلوم محض ہے۔

نوٹ: یہ ابتدائی بات ہے بعد میں دس لاکھ نشانات کا اعلان کیا۔

(تذکرۃ الشہادتین ص:۴۱ خزائن ج:۲۰ ص:۴۳)

اسلامی دنیا کی نگاہ ایک صرف ایک ہی پیشگوئی پر ہے جس کا تعلق مرزا قادیانی کی ذات خاص سے ہے محمدی بیگم کے متعلق الہامی الفاظ جو مرزا قادیانی پر نازل ہوئے ہیں، وہ انازوجنا کے ہیں۔

(تذکرہ ص:۱۶۶، طبع ۳)

"زوجنا کہا" ماضی کا صیغہ ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اللہ پاک کے حکم سے تزویج ہو چکی ہے۔ اگر یہ ارشاد ربانی ہے تو تعجب ہوتا ہے کہ تدبیر انسانی کیونکر اسے ملیامیٹ کر سکیں کہ وہ عفیفہ دس بارہ سال اپنے جائز شوہر کے گھر میں آباد وشاد ہے۔

مرزا قادیانی! میں خیال کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کا حوالہ تمہارے دل دردمند کو دکھانا بھی ہے مگر یہ بھی عرض کردوں کہ میری غرض نہ گستاخی ہے، نہ تمہیں صدمہ پہنچانا بلکہ صرف اس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے جس سے بذات خود جناب والا کو قلبی وشغفی اور روحی وجانی تعلق ہے اس ایک الہام پر آپ کے اظہار غیب کی قابلیت اور اس قابلیت کی بنیاد پر صداقت دعویٰ رسالت ونبوت کا بہت کچھ اندازہ ہوسکتا ہے۔

اس بارے میں میری التماس یہ ہے کہ مرزا قادیانی ایک مستقل رسالہ تحریر کردو جس میں ناکامی یا دیر کے وجوہ اور دلائل مفصل درج ہوں۔ اس کتاب میں یہ بھی ذکر کیا جائے کہ اصل الہام میں "باکرہ" یا "ثیبہ" کا لفظ کیوں ہے، کیا الہام کنندہ کو یہ خبر تو ہوگی کہ اس مستورہ نے آپ کی زوجہ تو ضرور بننا ہے مگر یہ اطلاع کیوں نہ ہوئی کہ اس کا پہلا نکاح ہوگا یا پچھلا۔

صورت سوال یہ ہے کہ حرف "یا" شک کے موقع پر بولا جایا کرتا ہے، اگر یہ الہام عالم الغیب کی جانب سے ہے تو اسے شک کیوں ہوا اور جب الہام اظہار غیب کے لئے تجھ پر نازل ہوا ہے تو شکیہ جملہ سے حتمی طور پر اظہار غیب کیونکر متصور ہوسکتا ہے؟ مرزا قادیانی سے یہ بھی کہنا ہے کہ جو مرید تکمیل یافتہ ہیں۔ ان کے نام شائع کردو تا کہ تمام کو مخالفین کے ساتھ حوصلہ بحث نہ رہے اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ جن کے پاس مرزا قادیانی کی عطیہ سند نہ ہو اسے ہمیشہ ناقص ہی سمجھتے رہیں۔ مریدان مرزا قادیانی سے کہنا ہے کہ کوشش کرکے داغ ناواقفیت کو مٹاؤ، ورنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی استغنا ایسی لاپرواہی تو کفران نعمت بلکہ کفر حقیقت ہے۔

☆☆..........☆☆

ابراہیم جی گروپ اب پیش کرتے ہیں

گھریلو اور تجارتی جنریٹرز (پیٹرول، ڈیزل، گیس) کی مرمت

Repairing & Maintenance of residential and commerical Standby Generators

1KVA سے 10KVA تک کے جنریٹرز کی فروخت اور بعد از فروخت سروس۔

گیس کٹ کی تنصیب

ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ بنیادوں پر جنریٹرز کی باقاعدگی سے دیکھ بھال۔

مساجد و مدارس کیلئے خصوصی رعایت

ابراہیم جی کی ٹیکنیکل ٹیم پوری طرح سے ماہرانہ اور پروفیشنل طرز پر آپ کو بہترین اور تسلی بخش خدمات فراہم کرے گی۔

پتہ: آفس نمبر 5، پلاٹ نمبر 12-C، نشاط کمرشل-7، فیز DHA-6، کراچی

کال کرنے کیلئے: 0345-8248572

مرزا صاحب کی پیشگوئیاں

مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

مرزا صاحب کے دعاوی کو پرکھنے کے لئے کسی علمی بحث کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی صداقت جانچنے کے لئے علمی باریکیوں، منطقی الجھنوں، فلسفیانہ دلائل اور صرفی ونحوی نکات سے ہمیں بے نیاز کردیا ہے، جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

الف:... ”ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔“ (آئینہ کمالات اسلام، ص:۲۸۸، روحانی خزائن ص:۲۸۸، ج:۵)

ب:... ”سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں، کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں، سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔“ (شہادت القرآن، ص:۶۵، روحانی خزائن ص:۳۷۵، ج:۶)

ج:... ”ومن ایں (پیشگوئی) را برائے صدق خود یا کذب خود معیارے گردانم۔“ (انجام آتھم ص:۲۲۳، روحانی خزائن ص:۲۲۳، ج:۱۱)

مرزا صاحب کی ان تحریرات نے فیصلہ کردیا کہ ان کی صداقت وبطالت کی شناخت کا سب سے بڑا معیار ان کی پیشگوئیاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب ہر تصنیف میں اپنے نشانات، کرامات اور معجزات کے بے سرے راگ ہمیشہ ہی الاپتے رہے اور یہاں تک لکھ دیا کہ میرے نشانات اور معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے، لیکن اگر مرزا صاحب کی تمام تصنیفات ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پڑھ لی جائیں تو سوائے فلبال کی طرح گول مول اور انٹ شنٹ پیشگوئیوں کے اور کوئی نشان، کرامت یا معجزہ نظر نہیں آتا اور ان پیشگوئیوں کے الفاظ بھی موم کی ناک کی طرح ہیں، جدھر چاہو الٹ پھیر کردو اور جب تک انہیں تاویلات کے شکنجہ میں نہ جکڑ دیا جائے، وہ کسی واقعہ پر چسپاں نہیں ہوسکتے۔ ہماری تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب کی کوئی تحدیانہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی بلکہ جتنی تحدی سے کوئی پیشگوئی کی گئی، اتنی ہی صراحت سے وہ غلط نکلی۔ بالفرض اگر مرزا صاحب کے بیان کردہ ہزاروں ”الہامات“ میں سے چند پیشگوئیاں اپنی تاویلات باطلہ کی رو سے لوگوں کی نظروں میں صحیح کردکھائیں تو بھی وہ مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتیں کیونکہ مرزا صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے:

”بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت، جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے، جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے، کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بہ سرو آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے، کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔“ (توضیح المرام ص:۸۴، روحانی خزائن ص:۹۵،۹۴، ج:۳)

جب پرلے درجے کے بدمعاشوں، بدکاروں اور رنڈیوں تک کی چند پیشگوئیاں اور خواب سچے نکل آتے ہیں تو اگر بالفرض مرزا صاحب کی ایک آدھ گول مول پیشگوئی سچی ثابت ہوجائے تو ان کے لئے باعث فخر نہیں لیکن مرزا صاحب کو اپنی پیشگوئیاں کے سچا ہونے پر بڑا ناز ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئیوں کی تعداد ہزاروں بلکہ لاکھوں تک لکھی ہے، ان سب کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب لکھی جاسکتی ہے مگر میں قارئین کے سامنے چند معرکۃ الآراء اور تحدیانہ پیشگوئیاں پیش کرتا ہوں، جنہیں مرزا صاحب نے بڑے طمطراق سے شائع کیا اور انہیں خاص طور پر اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا۔

پہلی پیشگوئی متعلقہ منکوحہ آسمانی:

الف:... مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) مرزا صاحب کی حقیقی چچازاد بہن کی دختر تھی۔

ب:... مرزا صاحب کے ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔

ج:... مرزا صاحب کی زوجہ اول کے چچازاد بھائی کی بیٹی تھی۔

د:... مرزا صاحب کے بیٹے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔

ان نسبی تعلقات سے پتا چلتا ہے کہ محمدی بیگم مرزا صاحب کے قریبی رشتہ میں سے تھیں۔ پیغام نکاح کے وقت ان کی عمریں حسب ذیل تھیں۔ مرزا صاحب خود تحریر فرماتے ہیں:

”ھذہ المخط بہ جاریہ حدثیہ

"السن عذرا و کنت جنند جاوزت الخمسین۔"

ترجمہ: "یہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میری عمر اس وقت پچاس سال سے زیادہ ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص:۵۷۴، روحانی خزائن، ص:۵۷۴، ج:۵)

(آئینہ کمالات اسلام، ص:۵۶۹ تا ۵۷۴) کے مطالعہ سے مرزا صاحب کے دل میں تحریک نکاح پیدا ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسمی احمد بیگ والد محمدی بیگم نے چاہا کہ اپنی ہمشیرہ کی زمین کا بذریعہ ہبہ مالک بن جائے، جس کا خاوند کئی سال سے مفقود الخبر تھا، چونکہ اس اراضی کے ہبہ کرانے میں مرزا صاحب کی رضامندی کی بھی ضرورت تھی، اس لئے احمد بیگ کی بیوی نے مرزا صاحب کے پاس جا کر کہا کہ آپ اس ہبہ پر رضامند ہو جائیں۔ مرزا صاحب نے بات کو استخارہ کرنے کے بہانہ سے ٹال دیا، پھر خود احمد بیگ مرزا صاحب کے پاس آیا اور اس نے نہایت عاجزی سے التجا کی۔ بقول مرزا صاحب، وہ زار زار روتا تھا، کانپتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اس کا یہ غم اسے ہلاک کر دے گا۔ مرزا صاحب نے اسے کہا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد تمہاری مدد کروں گا، چنانچہ مرزا صاحب استخارہ کرنے کے لئے اپنے حجرہ میں گئے تو مرزا صاحب کو الہام ہوا:

۱:... "یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے علاوہ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے، بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو، میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے، تم مان لوگے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا، اگر تم قبول نہ کروگے تو خبردار رہو، مجھے خدا نے یہ بتلادیا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔ اس صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ تمہاری موت ہوگا، پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤگے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا، یہ اللہ کا حکم ہے۔ پس جو کرنا ہے کرلو، میں نے تم کو نصیحت کردی ہے، پس وہ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔" (آئینہ کمالات اسلام، ص:۵۷۲، ۵۷۳، روحانی خزائن، ص:۵۷۲، ۵۷۳، ج:۵)

اس کے چلے جانے کے بعد مرزا صاحب نے بقول ان کے اسے ایک خط خدا کے حکم سے لکھا جس میں منت سماجت بھی کی گئی اور انواع و اقسام کے لالچ بھی دیئے گئے مگر مرزا احمد بیگ پر اس خط کا بھی کوئی اثر نہ ہوا بلکہ اس نے اس خط کو عیسائی اخبار "نور افشاں" میں شائع کرادیا، اس پر "کرشن قادیانی" (مرزا غلام احمد قادیانی...... ناقل) نے ایک اشتہار شائع کیا، جس کے خاص خاص فقرات درج ذیل ہیں:

۲:... "اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو، جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی، ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بنادے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا۔

چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں ہے کہ:

"کذبوا بآیتنا و کانوا بہا یستہزءون فسیکفیکہم اللہ و یردہا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید، انت معی و انا معک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔"

ترجمہ: "انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے، سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا، کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے، تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے، تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔"

یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ

بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں، لیکن آخرکار خداتعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی۔ (اشتہار ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء، مندرجہ مجموعہ اشتہارات ص:۱۵۷ تا ۱۵۹، ج:۱)

اس اشتہار کا مضمون واضح اور صاف ہے، مزید تشریح یا حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے بغیر کسی شرط کے کھلے اور غیرمبہم الفاظ میں اعلان کردیا ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح میرے سوا اور کسی سے کردیا گیا تو احمد بیگ والد محمدی بیگم اور اس کا داماد دونوں تاریخ نکاح سے تین اور اڑھائی سال تک فوت ہوجائیں گے اور خدا تعالیٰ ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد محمدی بیگم کو میرے نکاح میں لائے گا۔

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنے اس آسمانی نکاح کے متعلق جو الہامات یا تحریریں شائع کیں، ان کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

۳:... عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے، خداتعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو، لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہارے طرف لائے گا، باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھادے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا، کوئی نہیں جو اس کو روک سکے، چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان مع اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقررشدہ کے اور مع اس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کردیا ہے۔ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طبع ہوکر شائع ہوچکا ہے، جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہوجائے تو بلاشبہ یہ خداتعالیٰ کا فعل ہے اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے، جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر ایک کو، جو ان کے حال سے خبر ہوگی، وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا، ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تا بار بار کسی متعلق پیشگوئی کی دل شکنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا، وہ کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار پر سے ملے گا کہ خداوند تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلندتر ہے، اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶؍اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی، یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی، بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کردی گئی۔ اس وقت گویا پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہورہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے، تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا: ''الحق من ربک فلا تکونن من الممترین'' یعنی بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے، تو کیوں شک کرتا ہے۔'' (ازالہ اوہام، ص:۳۹۶ تا ۳۹۸، روحانی خزائن، ص:۳۰۵، ۳۰۶، ج:۳)

۴:... ''اس عاجز نے ایک دینی خصومت پیش آجانے کی وجہ سے اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی، خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے یا خداتعالیٰ بیوہ کرکے اس کو میری طرف لے آوے۔'' (اشتہار ۲؍مئی ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات، ص:۲۱۹، ج:۱)

۵:... ''میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں، اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا، دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا، سوم پھر نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا، جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں، اس لڑکی کا زندہ رہنا، ششم پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ اب آپ ایماناً کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچ ہوجانے کی حالت میں انسان کا فعل ہوسکتی ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام، ص:۳۲۵، روحانی خزائن، ص:۳۲۵، ج:۵)

(جاری ہے)

زمانہ نبوی کے
گستاخانِ رسالت کا عبرتناک انجام

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ابولہب کی گستاخی اور اس کا عبرتناک انجام:

ابولہب کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد جناب عبداللہ کا علاتی بھائی تھا، یعنی دونوں کا باپ ایک ہی تھا، اعلان نبوت سے قبل اس کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کا نکاح بھی آپ کی صاحبزادیوں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا لیکن اعلانِ نبوت سنتے ہی وہ بدترین دشمن بن گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں اس کا کردار اس حد تک شرمناک ہوگیا کہ عہد رسالت کے اعدائے اسلام میں ابولہب وہ واحد شخص ہے جس کا نام لے کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ لہب میں اپنے غصہ کا اظہار فرمایا۔

ابولہب آپ کے دوسرے چچاؤں کی نسبت مختلف تھا، یہ شروع اسلام سے لے کر موت تک، آپ کا سخت مخالف تھا، ابولہب اور اس کے بیٹے عتبہ اور عتیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں رقیہ اور اُم کلثوم رضی اللہ عنہن ابولہب کے دونوں بیٹوں کے نکاح میں تھیں ابو لہب نے اپنے بیٹوں کو ڈرا دھمکا کر طلاق دلوادی۔

عناد کی انتہا یہ ہوگئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بازار میں لوگوں کو ''لا الٰہ الا اللہ'' کی دعوت دے رہے ہوتے تو یہ پیچھے سے آپ پر پتھر برساتا اور کہتا: لوگو! یہ شخص (معاذ اللہ) کذاب ہے، کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا، ابولہب مکہ میں آپ کا ہمسایہ بھی تھا، دوسرا ہمسایہ عقبہ بن ابی معیط تھا، آپ کا گھران دونوں کے درمیان تھا یہ لوگ گھر میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چین نہ لینے دیتے۔ آپ کبھی نماز پڑھ رہے ہوتے تو یہ آپ کے اوپر بکری کی اوجھڑی پھینک دیتے اور کبھی ہنڈیا میں غلاظت پھینک دیتے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی آیت مبارک:

''وانذر عشیرتک الاقربین.''

ترجمہ: ''اپنے قریبی رشتے داروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب سے ڈراؤ۔''

نازل ہوئی تو آپ نے تمام کفار قریش کو کوہ صفاء کے دامن میں جمع کرکے اعلان فرمایا:

''ایھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کا عذاب آنے سے پہلے میں تمہیں خبردار کرتا ہوں اگر ایمان اور توحید اختیار نہیں کروگے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے سخت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

اس مجمع میں آپ کا چچا ابولہب بھی موجود تھا، اس نے آپ کی بات سن کر اپنے ہاتھ جھٹکے اور کہا: ''الھذا جمعتنا تبالک'' ''تیرے لئے ہلاکت ہو، کیا تو نے اس بات کے لئے ہمیں بلایا تھا؟ پھر گالیاں دیتا ہوا اور بُرا بھلا کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا اللہ تبارک وتعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ ابولہب کی اس ناشائستہ حرکت کے جواب میں پوری سورۂ لہب نازل فرمائی، اس میں ابولہب کی ذہنیت کی مذمت بیان کی گئی۔

ابولہب کی عبرتناک موت:

قرآن نے تو پیشینگوئی فرمادی تھی کہ یہ بدبخت ابولہب جن ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارتا ہے، عنقریب تم دیکھو گے کہ وہ خود بھی ہلاک ہوگا اور اس کے یہ دونوں ظالم ہاتھ بھی تباہ ہوں گے اور اس کا مال ودولت اور بیٹے بھی کچھ کام نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ابولہب کا انجام یہ ہوا کہ خود جنگ بدر میں شریک نہ ہوا بلکہ مکہ کے دستور کے مطابق اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیج دیا اور خود مکہ میں رہ کر لڑائی کے نتیجے کا انتظار کرتا رہا، ابھی تک لوگ بدر سے واپس نہ آئے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابولہب کو ذلت کی موت دی کہ اسے طاعون کی بیماری لاحق ہوئی، چونکہ یہ موذی بیماری ہے اس لئے بیماری شروع ہوتے ہی ابولہب کے بیٹوں میں سے کوئی قریب نہ جاتا تھا وہ اسی کربناک حالت میں پڑے پڑے مرگیا، مرنے کے بعد تین دن تک کوئی بھی اس کی لاش کے قریب نہ گیا، بالآخر حبشی غلاموں کو کرائے پر حاصل کیا گیا جو اس کی لاش کو لکڑی کے سہارے ایک گڑھے تک

لے گئے اس کے بعد گڑھے میں لڑھکا کر اوپر سے پتھر ڈال دیئے۔

عتبہ بن ابی لہب کا عبرتناک انجام:

عتبہ جس نے باپ (ابولہب) کے کہنے پر حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طلاق دی تھی، اس نے بارگاہِ رسالت میں گستاخی اور بدتمیزی کی انتہا کردی، ایک دن وہ آپ کے پاس آیا اور گستاخانہ لہجے میں قرآن حکیم کی بعض آیات کا انکار کیا، آپ کی طرف تھوکا (جو آپ پر پڑا نہیں) یہ حرکت آپ کے لئے سخت رنج کا باعث ہوئی اور آپ نے دعا کی: ”اللھم سلط علی عتبۃ کلبا من کلابک“... الٰہی! اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو مسلط کردے... اس واقعہ کے چند دن بعد عتبہ اپنے باپ کے ساتھ ایک تجارتی قافلے میں شام کی طرف روانہ ہوا، راستے میں قافلے نے شب گزاری کے لئے ایک ایسی جگہ قیام کیا، جہاں اس علاقے کے باشندوں نے بتایا کہ راتوں کو اکثر جنگلی درندے آتے ہیں، اس پر قافلے والوں نے عمومی طور پر بھی قافلے کی حفاظت کا اچھی طرح انتظام کیا اور ابولہب کی خواہش پر عتبہ کی حفاظت کا خاص انتظام اس طرح کیا کہ اس کے گرد اپنے اونٹ بٹھا دیئے اور پھر سب لوگ اطمینان سے سوگئے، خدا کا کرنا رات کو ایک شیر آیا اور اونٹوں کے درمیان سے گزر کر عتبہ کو چیر پھاڑ کر کھا گیا۔

عامر بن طفیل اور اربد بن قیس کا انجام:

عامر بن طفیل اور اربد بن قیس اپنے قبیلوں کے سردار تھے عامر کے قبیلے والوں نے اسے اسلام قبول کر لینے کا مشورہ دیا، کیونکہ اور بہت سے اسلام قبول کر چکے تھے لیکن عامر بضد رہا اس کا کہنا تھا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں لوگوں کو مسلمان ہونے سے منع کرنے کے لئے ان کے تعاقب سے کبھی بھی باز نہ آؤں گا، تا آنکہ پورا عرب میری پیروی نہ کرے اور تم ہو کہ مجھے قبیلہ قریش کے اس نوجوان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقش قدم پر چلنے کا مشورہ دیتے ہو؟ تب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی قسم کھائی، ایک روز عامر نے اپنے دوست اربد بن قیس سے کہا: اس آدمی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ خلاصی حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے آؤ چلیں اور یہ کام کر آئیں، عامر نے ایک منصوبہ بنایا اپنے دوست کو سمجھایا کہ عامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گفتگو میں مصروف رکھے گا جس دوران میں وہ (اربد) تلوار سے ان کے سر پر وار کرے گا۔

جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو عامر نے پوچھا کہ کیا وہ ان سے تخلیہ میں بات کرسکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کردیا یہ کہتے ہوئے کہ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے کہ عامر مسلمان ہوجائے، کیونکہ یہ رعایت خاص صرف مسلمانوں کو دی جاتی ہے، اس کے باوجود عامر اپنی بات منوانے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گفتگو میں الجھائے رکھنے کی کوشش میں رہا تا کہ اپنے دوست کو متفقہ منصوبہ عمل میں لانے کے قابل بناسکے لیکن اربد نے کوئی اقدام ہی نہ کیا اور منصوبہ ناکام رہا مایوسی کے عالم میں عامر نے جاتے جاتے غصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے دھمکی دی: قسم اللہ کی! میں تمہارے خلاف تمام سوار اور پیادے جمع کراؤں گا اور تمہاری نبوت کی سب نشانیاں مٹادوں گا راستے میں وہ اربد پر غیض وغضب کی حالت میں تھا عامر شعلے برساتے ہوئے کہہ رہا تھا، لعنت ہو تم پر اربد! تم نے متفقہ منصوبے پر عمل کیوں نہ کیا؟ اربد نے عامر کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اور پھر جواز پیش کیا کہ جب بھی اس نے کوشش کی اسے صرف عامر کا چہرہ ہی نظر آیا بوکھلائے ہوئے اور بدحواس اربد نے عامر سے سوال کیا؟ کیا مجھے تمہارے سر پر تلوار سے وار کرنا تھا؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامر کی بدسلوکی سے بے حد دل برداشتہ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ وہ عامر کو سزا دے اور برباد کردے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شریر آدمی سے اللہ کی پناہ مانگی اور اس دشمن دین سے دنیا کو خلاصی دلانے کے لئے اللہ القوی سے استدعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا فوری طور پر قبول ہوئی واپسی پر عامر کو طاعون نے آلیا اور وہ بدنامی میں مرا جب کہ اربد کو آسمانی بجلی نے غارت کردیا۔

خالد بن سفیان الہزلی:

خالد بن سفیان الہزلی اسلام کا بدترین دشمن تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیا کرتا اور لوگوں کو آپ کے خلاف اُکساتا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف مہم چلانے کے لئے نخلہ یا بقول دوسروں کے عرینہ جانے کے لئے روانہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو خالد الہزلی کا قصہ تمام کرنے کے لئے مامور فرمایا، عبداللہ بن انیس بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور کہا کہ انہوں نے خالد بن سفیان الہزلی کے نخلہ میں ایک لشکر جمع کرکے حملہ کرنے کی خبر سنی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں جا کر اس کو ختم کردوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حلیہ بتانے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا اگر تم اس کو دیکھ پاؤ گے تو وہ تمہیں شیطان کی یاد

دلائے گا، مزید یہ کہ وہ ہر وقت کا منتظر رہتا ہے۔

ایک تلوار سے لیس ہو کر میں اس کی تلاش میں نکلا جب میں نے اس کو دیکھا تو عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا، اس لئے میں نے پہلے عصر کی نماز ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا نماز ختم کرنے کے بعد جب میں نے اسے دیکھا تو ہو بہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسے کانپ رہا تھا، اس کے ارد گرد خواتین کا ایک گروہ تھا، جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ جس کے جواب میں اپنی اصل شناخت چھپاتے ہوئے میں نے کہا کہ میں ایک عرب ہوں، میں نے سنا ہے کہ خالد الہذلی ایک فوج جمع کر رہا ہے ایک ایسے شخص کے خلاف جو اپنے آپ کو اللہ کا رسول ہونے کا اعلان کر چکا ہے، میں ایسی فوج میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں، اس نے جواب دیا کہ فی الواقع وہ ایک ایسی فوج جمع کر رہا ہے، میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلتا پھرتا رہا اور جیسے ہی موقع ملا، میں نے تلوار سے وار کر کے اس کو موت سے ہمکنار کر دیا، اپنے مامور مقصد کی تکمیل کے بعد میں نے تیزی سے راہ فرار اختیار کی جب کہ اس کی عورتیں اس کی لاش پر بین کر رہی تھیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یعنی خدمت اقدس میں واپس ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر کہا:

عبداللہ! جس نے اپنے مقصد مامور کی تکمیل کی، زندہ باد!

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے اسے موت کی نیند سلا دیا ہے، اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: تم فی الواقع سچ کہہ رہے ہو۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھے ایک چھڑی عطا کی، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ہمیشہ اپنے پاس رکھوں اور ارشاد فرمایا: ”میرے اور تمہارے درمیان روز جزا یہ ایک نشانی ہوگی۔“

پس عبداللہ نے چھڑی کو تلوار کے ساتھ باندھ لیا اور یہ ان کے آخری دم تک ان کے پاس رہی وہ چھڑی ان کے ساتھ ہی قبر میں دفن کی گئی۔“

عقبہ ابن ابی معیط اور اس کا انجام:

ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرم مکہ میں تشریف لائے۔ کفار نے کسی بت کے نام پر اونٹ ذبح کیا تھا، اس کی گوبر اور خون آلود اوجھڑی وہاں پڑی تھی، ابوجہل نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آج یہ اوجھڑی لا کر کون محمد کی پیٹھ پر رکھے گا؟ ناہنجار کمینہ صفت عقبہ بن ابی معیط شیطانی انداز میں کندھے مٹکاتے ہوئے کہنے لگا: آج یہ کام میں سر انجام دوں گا وہ اٹھا گوبر اور خون میں لت پت اوجھڑی اٹھائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کی حالت میں تھے، آپ کی پیٹھ پر رکھ دی، یہ منظر دیکھ کر ابوجہل اور اس کے ساتھی کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ ان شیاطین کی ہنسی ضبط ہی نہیں ہو رہی تھی قہقہے لگاتے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس اندوہناک واقعے کا علم ہوا تو دوڑتی ہوئی آئیں اوجھڑی اٹھا کر دور پھینکی اور اپنے معصوم ہاتھوں سے اپنے ابا جان کے بدن کو دھویا صاف کیا، جوش محبت و احترام میں ان شیاطین کو خوب سنائیں، جب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور یہ التجا کی:

”الٰہی! ابوجہل بن ہشام، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف کو اپنے شکنجے میں جکڑ لے۔“

یہ شیاطین غزوۂ بدر میں موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے تھے لیکن عقبہ بن ابی معیط کو قیدی بنا کر شاہ امم سلطان مدینہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا، اس نے کانپتے ہوئے پوچھا:

”میرے بچوں کا انجام کیا ہوگا؟“

فرمایا: جہنم۔

پوچھا کیا مجھے قریشی ہونے کے باوجود قتل کر دیا جائے گا۔

فرمایا: ہاں! پھر آپ نے صحابہ کرامؓ کی طرف نگاہ اٹھاتے ہوئے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس ناہنجار کا جرم کیا ہے؟ اس نے ایک مرتبہ میری گردن پر پاؤں رکھ کر پورے زور سے دبایا، جب کہ میں حرم کعبہ میں سجدے کی حالت میں تھا، مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری آنکھیں ابھی باہر آ جائیں گی۔ دوسری مرتبہ سجدے ہی کی حالت میں اس بدبخت نے میری کمر پر خون اور گوبر سے لتھڑی ہوئی اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی، جسے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بیٹی نے آ کر اٹھایا اور میرے جسم کو پانی سے صاف کیا۔

عقبہ بن ابی معیط کو حضرت عاصم بن ثابت نے واصل جہنم کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

تم کتنے قبیح اور غلیظ تھے، خدا کی قسم! میں نے تم سے زیادہ کفر گو انسان نہیں دیکھا آج میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، جس نے تمہیں موت دے کر تمہاری کافرانہ کرتوتوں سے مجھے آزاد کیا۔

(جاری ہے)

حلقہ لانڈھی

قذافی ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت پروگرام

رپورٹ: محمد عبدالوہاب پشاوری

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی قذافی ٹاؤن کے زیر اہتمام قذافی ٹاؤن اور ظفر ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوئے۔

پہلا پروگرام:

۱۰؍جون ۲۰۱۳ء بروز پیر بعد نماز ظہر دارالعلوم ترتیل القرآن قذافی ٹاؤن میں خواتین کے لئے پروگرام رکھا گیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملیر کے مولانا محمد اسحاق مصطفی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنۂ قادیانیت کے دجل وفریب پر گفتگو کی۔ پروگرام میں اس علاقہ کی خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

دوسرا پروگرام:

۱۳؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر مولانا لائق شاہ مدظلہ کے مدرسہ جامعہ اصحاب صفہ للبنات میں طالبات اور خواتین کے لئے پروگرام رکھا گیا، اس پروگرام میں مولانا محمد اسحاق مصطفی نے ”عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان پر تفصیلی بیان کیا۔ اس پروگرام میں جامعہ کی طالبات کے علاوہ علاقہ خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

تیسرا پروگرام:

۲۱؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعہ بعد نماز عصر جامع مسجد اقصیٰ قذافی ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں تلاوت کلام پاک کی سعادت راقم الحروف نے حاصل کی۔ مولانا حافظ محمد اشفاق نے اپنی خوبصورت آواز میں حمد ونعت پیش کی۔ اس موقع پر مولانا محمد اسحاق مصطفی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نام ہے۔ توحید قرآن پاک کا سب سے پہلا عنوان ہے، رسالت دوسرا عنوان اور اہمیت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کا عنوان ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سب سے بڑھ کر ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی ازواج مطہرات ہماری مائیں ہیں۔ گویا نبی کی ذات عزت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ، عظمت کے لحاظ سے سب اعلیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی اعلیٰ بنادیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو چیز بھی لگ گئی اللہ تعالیٰ نے اسے اعلیٰ بنادیا، ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ عقیدۂ بنیاد ہے، عمل عمارت ہے، بنیاد مضبوط ہوگی تو عمارت قائم رہے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے پشتو اور اردو دونوں زبانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت اور فتنۂ قادیانیت کے متعلق تفصیلی بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں، اسلام ہمارا دین ہے، اسلام ہمارا مذہب ہے، یہ سب چیزیں ہمیں اللہ نے عطا کی ہیں، لیکن ہم تک یہ چیزیں پہنچانے کے لئے اللہ نے جس ہستی کو منتخب فرمایا جو انسان ذریعہ وواسطہ بنا، اس عظیم انسان کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ نے فرمایا:

”اے میری امت کے لوگو! تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مسلمان ہوسکتا جب تک کہ میری محبت اس کے دل میں اس کی اولاد، اس کے ماں باپ اور تمام انسانوں سے زیادہ نہ ہو۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم فرمایا، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مولانا احسن راجہ الحسینی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمائی تھی وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمادی۔ اس لئے کہ جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے، انتہا بھی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو دس احادیث سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارک میں ۲۷ غزوات لڑے، ان میں کل ۲۵۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جبکہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جنگ لڑی گئی، جس میں ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ اس سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت ثابت ہوتی ہے۔

پروگرام میں علاقے کے جید علماء کرام مولانا مفتی تنویر احمد، مولانا مفتی عبدالحمید، مولانا مفتی امین الرحمن، مولانا مفتی مزمل، حلقہ قذافی ٹاؤن کے ذمہ داران وکارکنان ختم نبوت کے علاوہ علاقے کے عوام نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ قذافی ٹاؤن کے زیر اہتمام مدارس، اسکول وکالج کے طلبا وطالبات اور علاقہ کے عوام کے لئے چھ روزہ

روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں پر پڑتا ہے، یہ خلیوں کے اندر سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے میں بڑا معاون ہے۔اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلیے جنہیں ''ایپی تھیلیل سیل'' کہتے ہیں جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں، ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے بڑی حد تک آرام اور سکون ملتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اعصابی نظام نروس سسٹم یا اعصابی نظام پر بھی روزے کے حیرت انگیز اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔مزید براں عبادت سے حاصل شدہ تسکین ہماری کدورتوں اور غصے کو دور کردیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے سامنے خشوع وخضوع کی کثرت کی وجہ سے ہماری پریشانی ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہیں۔یوں اعصاب سے روحانی قلب تک کا سفر طے ہوکر انسان مکمل خوش عیش ہوجاتا ہے۔

ان طبی فوائد کا خلاصہ ہم ایک حدیث پاک کے ذریعے نکالنا چاہیں گے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''صوموا تصحوا''...روزے رکھا کرو،صحت مند رہوگے...آپ نے دنیا بھر کی طبی تحقیقات اور ڈاکٹری تجربات کا حاصل اپنے دو لفظی فرمان میں نکال کر رکھ دیا۔صرف دیر ہے تو ہمارے ایک اقدام کی۔اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی طرف صرف ایک قدم بڑھانے کی۔آپ ذرا چلنا تو شروع کیجئے،ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرنے والا اللہ آگے بڑھ کر آپ کا ہاتھ تھامے گا۔

(روزنامہ اسلام کراچی،۷؍جولائی ۲۰۱۳ء)

قادیانی خاندان کا قبول اسلام

شیخوپورہ....(رپورٹ:مولانا ریاض احمد مبلغ ختم نبوت شیخوپورہ)۱۱؍جون ۲۰۱۳ء بروز منگل ناصر محمود ولد فضل محمد،قوم مغل کی اہلیہ وفات پاگئی،اہل محلہ نے اس گھرانے کے قادیانی ہونے کی شہادت دی، کیونکہ ناصر محمود کا والد قادیانی تھا،جس کی وجہ سے ناصر محمود کی اہلیہ کو علماء کرام نے متفقہ طور پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کی اجازت نہ دی۔ ورثا اپنے مسلمان ہونے کی یقین دہانی کرواتے رہے،لیکن اہل محلہ نے کہا کہ باپ کے بعد اولاد نے رائج طریقہ کے مطابق قادیانیت سے توبہ اور اسلام کا باقاعدہ اعلان نہیں کیا تو وہ علماء کی دعوت پر ایسا کرنے پر تیار ہوگئے تاکہ آئندہ اس لیبل کی وجہ سے ہمیں آئین پاکستان کے مطابق اسلامی حقوق سے محروم نہ کیا جاسکے۔چنانچہ ۱۳؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بوقت نماز عصر جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث نزد ریلوے جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ میں ناصر محمود ولد فضل محمد اور اس کے خاندان کے دیگر نو افراد نے نماز عصر کے بعد مسجد میں ہی تمام نمازیوں کی موجودگی میں مولانا قاری عزیز الرحمن عزیز کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور با آواز بلند شہادتین کا اقرار کیا اور گواہی دی کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نبوت کا دعویٰ کرنے والا غلام احمد قادیانی سمیت کوئی بھی شخص کذاب اور لعین ہے اور اس کے پیروکار گمراہ اور کافر ہیں۔اس موقع پر موجود بطور گواہ چند نمازیوں کے بھی دستخط لئے گئے۔

شیخوپورہ کے عہدیداروں کا چناؤ

۲؍جون ۲۰۱۳ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے جامعہ فاروقیہ میں مولانا محمد عالم کی زیر سرپرستی اجلاس منعقد ہوا،جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کی باڈی کا چناؤ ہوا،جس میں مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا۔مولانا محمد عالم سرپرست منتخب ہوئے،امیر: مولانا طاہر عالم، نائب امیر سینئر: مولانا قاری رمضان، نائب امیر سوم: حاجی ارشاد احمد گادی، ناظم عمومی: مولانا محمد الیاس، ناظم مالیات: شیخ امین، ناظم نشرواشاعت: مولانا قاری ابوبکر چونیاں موڑ، ناظم تبلیغ: قاری غلام مصطفیٰ کوٹ عبدالمالک۔اس اجلاس میں ضلع بھر کے جید علماء کرام نے شرکت کی اور معززین علاقہ نے بھی بھرپور شرکت کی اور انتظامی امور کی دیکھ بھال نئی باڈی کے اراکین نے کی۔

قادیانیوں کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ ہے:مجلس تحفظ ختم نبوت

جرمنی میں ۶۸ افراد کے قادیانی ہونے کی رپورٹ کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں

قادیانی فریب چھپانے کے لئے پروپیگنڈا کرتے ہیں:مولانا اللہ وسایا ودیگر

لاہور(پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،مولانا عزیز الرحمن ثانی،مولانا فقیر اللہ اختر،مولانا عبدالنعیم،مولانا قاری عمر حیات ودیگر نے کہا کہ جرمنی میں قادیانی اجتماع میں ۶۸ افراد کے قادیانی ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندا ہے،اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔قادیانیت کی بنیاد ہی فریب اور جھوٹ پر مبنی ہے۔ قادیانی خود بھی مکار اور چالباز ہیں،ان کا چیف گرو مرزا غلام احمد قادیانی بھی بہت بڑا کذاب اور جھوٹا تھا۔علماء کرام نے کہا کہ قادیانی اپنا فریب چھپانے کے لئے میڈیا پر ایسا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں اگر قادیانیوں میں ذرہ برابر بھی کوئی سچ نام کی چیز ہے تو ان افراد کی قومیت اور شناخت ظاہر کریں۔ان کی شناخت ظاہر نہ کرنا یہ قادیانیوں کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ (روزنامہ اسلام کراچی،۷؍جولائی ۲۰۱۳ء)

نفس وشیطان کا دھوکا!

مفکر احرار محترم جناب چوہدری افضل حق مرحوم نابغہ روزگار شخصیات میں سے ایک عظیم نام ہے، نامور ادیب اور مایہ ناز قلم کار تھے، آپ کی علمی کاوشوں میں سے ایک مقبول عام کتاب ’’دین اسلام‘‘ ہے، جسے افادۂ عام کے لئے ادارہ کی طرف سے پیش کیا جارہا ہے۔

چوہدری افضل حق

دوسرا کھٹکا:

شیطان آکر بہکا دیتا ہے کہ حاصلِ زندگی عمل ہے، عبادت نہیں۔ حق العباد کے مقابلہ میں حق اللہ کی شرعی حیثیت بہت کم ہے، انسان ناکارہ سمجھتا ہے کہ نمازیں بے کار اور مخلوقِ خدا کی خدمت انمول چیز ہے۔ عقل بھی تائید کرتی ہے کہ بے نیاز کی نیاز مندیوں میں لگے رہنے سے اس کی شان اور جلال میں اضافہ تو نہیں ہوسکتا، یہ وقت بھی خدمتِ خلق میں بسر ہو تو سونے پر سہاگا ہوجائے۔ چنانچہ آدمی خالق سے بے نیاز ہوکر مخلوق کی خدمت میں لگ جاتا ہے، نمازوں سے غافل ہوتا ہے، اول اول تو خدمت اور قربانی کا جذبہ بڑھتا رہتا ہے اور وہ زندگی کے مصرف پر مطمئن نظر آتا ہے، دھیرے دھیرے حسنِ عمل سے دل گھبرا اٹھتا ہے، طبیعت اچاٹ سی رہنے لگتی ہے، کم شوق بچے کی طرح جو حصولِ علم سے جان چراتا ہے، انسان مخلوق خدا کے کام سے جی چرانا شروع کرتا ہے، آہستہ آہستہ گناہوں کا بھوت پھر دل میں جگہ بنانے لگتا ہے، نہ خدا کا خیال، نہ مخلوق کی خدمت کا جذبہ باقی رہ جاتا ہے۔ دماغ شخصی بھلائی کی باتیں سوچنا شروع کردیتا ہے، عقل خود غرضی کی راہ دکھانے لگتی ہے، زندگی کی دلچسپیاں بڑھ جاتی ہیں، موت سے ڈرآنا شروع ہوجاتا ہے، پہلے تو جب بھی سفر کرتا تھا اور ریل خوب صورت مکانوں اور سبز کھیتوں کے قریب سے پیچ وخم کھاتی گزرتی تھی، تو دل کہتا تھا کہ یہ سب تیرے ہیں، کیونکہ تو سب کا ہے، اب دل تنگ ہوگیا اور نظر میں وسعت نہ رہی، سوچتا ہے کہ میرا گھر نہ گھاٹ، نہ کوئی جگہ ٹھکانہ، میری کوئی خدمت نہیں کرتا، مجھی پر یہ سودا کیوں سوار ہے، مجھے دوسروں سے زیادہ آرام کے سامان مہیا ہونے چاہئیں، کیونکہ مجھ میں علم وعمل کی قوتیں زیادہ ہیں، بے وقوفوں کی خدمت کے لئے عقلمند کیوں لگے رہیں۔ غرض خدا کو اس طرح چھوڑا، مخلوق کی خدمت سے یوں جی بھر گیا، اب سوکھی لکڑی کی طرح آدمی دوزخ کے ایندھن کے قابل رہ گیا۔

تنبیہ: شیطان کے دھوکے سے اللہ پناہ دے، اس کی آواز محبت کے گیت کی طرح میٹھی اور سوز سے بھری ہوئی ہے، پتھر دل پگھل جاتا ہے اور انسان اس کے ہاتھ میں موم کی ناک ہوجاتا ہے، وہ زندگی کی بہشت میں خوبصورت سانپ کی طرح ابن آدم کا امن برباد کرنے کے لئے آتا ہے اور دوست بن کر خدا کا باغی بناتا ہے، ہر بھلے کام کی ابتدا کرنے کے لئے شیطان کے فتنوں سے خدا کی پناہ مانگو، نئے سے نئے بہروپ بنا کر آتا ہے، مومنانہ فراست سے اس کو دیکھو، عقلِ قیافہ داں سے اس کو پہچانو، شیطان انسان کا بہت بڑا دشمن ہے، وہ دماغ کے پردوں اور دل کے گوشوں میں چھپا رہتا ہے۔ نفس وشیطان پر قابو پانے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ بندہ کامل طور سے اپنے آپ کو غالب خدا کے حوالہ کردے، ہر عمل سے پہلے قدرت اور طاقت والے اللہ کے دامن میں عافیت ڈھونڈے، ورنہ ہمیشہ دل میں نیکی اور بھلائی کو برباد کرنے والے خیالات ہجوم کرکے اٹھیں گے اور عمل کی دنیا خاک سیاہ ہوجائے گی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

جابر امراء کے تحفے لوٹا دیئے جاتے ہیں، مغروروں کے سولہ سنگار اسے قبول نہیں، کیچڑ بھرے نیم بھکاریوں کو گلے لگایا جاتا ہے، ڈھنگ لڑ جانے کی بات ہے، سو میرا ڈھنگ لڑ گیا، میری دھکی اپیل سمجھ کر قبول کرلی گئی، جب کوئی سچے دل سے رونمائی کے لئے جان لے کر حاضر ہوتا ہے تو رخ سے پردۂ انور کھل جاتا ہے، باغ میں پھر بہار آتی ہے، قلب پُرنور اور دماغ سرور سے بھر جاتا ہے، اب ہر وقت سربسجود رہنے لگا، عجیب حال ہوتا ہے کہ دل مسرتوں سے رنگین گلزار ہے، لیکن آنکھیں ساون کی طرح آنسوؤں کا مینہ برساتی ہیں، دل کی کیفیتوں کو کوئی خود کیا سمجھے، کسی کو کوئی کیا بتائے، اب وہ ہر وقت ذکر الٰہی میں رہنا چاہتا ہے، کثرتِ عبادت زندگی میں عاشقانہ سوز وگداز پیدا کردیتی ہے، قلب پر رقت طاری رہتی ہے، عبادت بھی نشہ ہے، لیکن لطیف، اب مجھے معلوم ہوجاتا ہے کہ جوگی اس رنگ رنگیلی دنیا کو چھوڑ کر جنگل کی تنہائیوں اور پربت کی بلندیوں کو کیوں چلا جاتا ہے۔ (جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبدالمجید لدھیانوی**

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمن جالندھری** صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ